بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

لقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ
پانچ روپے
ممالک غیر
۷/۸ روپے
فی پرچہ ۲ ؍

جلد ۵ | ۴ نبوت ۱۳۳۵ ہش ۔ ۶ ربیع الثانی ۱۳۷۶ھ ۔ ۱۰ نومبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۴۲

# نہر سویز اور قرآن کریم

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

اس وقت نہر سویز کا مسئلہ تیسری عالمگیر جنگ کا خطرہ بنا ہوا ہے۔ اور اگر یہ جنگ چھڑ گئی تو آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک عظیم الشان انقلاب کا سبب ہو گی۔ اس جنگ کی وجہ سے دنیا کا جغرافیہ بدل جائے گا۔ انسان کی ذہنیت و خیالات میں تبدیلی آ جائے گی۔ اور انسانیت کی تعمیر و اصلاح کے لئے نظریوں کی تلاش شروع ہو جائے گی۔

دوسری عالمگیر جنگ سے پہلے جرمن اور جاپان اپنے اپنے اصول و ازم پر نازاں تھے۔ اور دوسرے مکتب خیال کے لوگوں حقارت کی نظروں سے دیکھتے تھے۔ لیکن آج ان ملکوں سے جو رپورٹیں آ رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اب کسی نئی تحریک یا کسی نئی راہ نجات کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ اور اب وہاں عام طور پر مذہب کی طرف میلان پایا جاتا ہے۔ چنانچہ دوسری جنگ عظیم کے بعد جرمنی جس تیزی سے اسلام کی طرف قدم بڑھا رہا ہے اس سے پہلے اس کی مثال نہیں ملتی۔ آج کئی جرمن جو فوجی عہدوں پر مامور تھے اسلام قبول کر چکے ہیں۔ ڈاکٹر، مصنف اور دوسرے طبقہ کے معزز جرمن حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں ان میں سے بعض خدمت اسلام کے لئے زندگی وقف کر کے امریکہ میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ جرمنی میں مساجد کی تعمیر ہو رہی ہے۔ اور احمدیہ مسلم مشن جرمن کے ماتحت وسیع پیمانہ پر تبلیغ اسلام کی سکیم عمل میں آ رہی ہے۔ یہی حال جاپان کا ہے وہاں کی رپورٹ بھی مظہر ہے کہ وہ لوگ بھی ہر مذہبی تحریک کا استقبال کرنے کے لئے تیار ہیں۔

آج ان ملک اور ملکوں میں جو تبدیلی آئی وہ دوسری جنگ عظیم کا نتیجہ ہے۔ اور اب تیسری جنگ عظیم اس سے زیادہ انقلاب برپا کرے گی۔ اور دنیا کے افکار و خیالات میں اس سے زیادہ تغیرات لائے گی۔ اس وقت مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ آنے والے دن کے لئے یورپ و امریکہ کی بلندیوں اور افریقہ کے صحرا و جنگلوں میں شمع ہدایت لے کر کھڑے ہو جائیں۔ اور لوگوں کو اسلام کا راستہ دکھائیں۔

قرآن کریم پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی ہم کو بار بار زمانہ کے ان انقلابات کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اور اپنے دین متین کے جھنڈے کو سربلند کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

سورۃ رحمان میں خدا نے نشان راہ کے طور پر چند ایسی علامتوں کا ذکر کیا ہے۔ جنہیں دیکھ دیکھ کر ہم منزل مقصود تک پہنچ سکتے ہیں۔ انہیں نشانوں میں خدا دو مشرقوں اور دو مغربوں کا ذکر کرتا ہے۔ اور دو ایسے سمندروں کے ملاپ کی پیشگوئی کرتا ہے جو موتی اور مونگے کے لئے مشہور ہیں۔ اور بڑے بڑے جہازوں کی آمد کی خبر دیتا ہے۔ پھر ایک ایسے عذاب سے ڈراتا ہے جو آگ کے شعلوں اور پگھلے ہوئے دھات کی صورت میں نازل ہو گا۔

ہم جب خدا علیم و خبیر کی ان آیات پر غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ دو مشرقوں اور مغربوں کا ذکر کر کے خدا نے انکشاف امریکہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور دو سمندروں کے ملاپ کی خبر دے کے نہر سویز کی کھدائی کی پیشگوئی کی ہے۔ نہر سویز کے ذریعہ دو ایسے سمندروں کو ملایا گیا ہے جو موتی اور مونگے کے لئے مشہور ہیں۔ اور پھر اسی راستہ سے یورپ کے لئے جہازرانی آسان ہو گئی۔ اور اس نے ایشیا و افریقہ کی اقتصادی و سیاسی دنیا پر چھاپا مارا۔

قرآن کریم نے چودہ سو سال پہلے مسلمانوں کو بتا دیا تھا کہ تم کو ان حوادث سے دو چار ہونا پڑے گا۔ مگر اس بے بسی و مظلومی کے عالم میں بھی یقینی رکھنا کہ آخر دین الہٰی غالب آئیگا اور یہ سارے ازم اور طاغوتی طاقتیں آپس میں ٹکرا ٹکرا کر فنا ہو جائیں۔ کل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔

نہر سویز کی تاریخ بتاتی ہے کہ یہ ایک پرانی نہر ہے۔ اور بار بار بنتی بگڑتی آ رہی ہے۔ علامہ شبلی ’’الفاروق‘‘ میں فرماتے ہیں کہ قرن اول میں جب مسلمانوں نے مصر پر قبضہ کیا تو انہوں نے بھی نہر سویز کھود کر دونوں سمندروں کو ملانا چاہا لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس نہر کی کھدائی کی اجازت نہیں دی۔ آپ نے فرمایا کہ اس نہر کی کھدائی کے بعد ہمیشہ مغربی افواج کے حملہ کا خطرہ رہے گا۔ اور تمہیں چین نصیب نہ ہو گا۔ آج آپ کی نظر فراست کی صداقت معلوم ہوتی ہے۔ لیکن انیسویں صدی میں ترکوں، فرانسیسیوں اور انگریزوں وغیرہ کی مدد سے یہ نہر کھودی گئی۔ اس کے بعد اس نہر نے جو اہمیت حاصل کی وہ ظاہر ہے۔ آج ہر قوم کی تجارتی۔ اقتصادی اور سیاسی زندگی اسی سے وابستہ ہے۔ اس وقت روئے زمین پر اس سے زیادہ اہم کوئی دوسری نہر نہیں اسی لئے ساری قومیں اس پر دندان حرص دراز کئے ہیں۔

مگر خدا کی پیشگوئی بتاتی ہے کہ یہ نہر قوموں کے لئے ایک عذاب کا سبب بھی بنے گی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مذکورہ بالا ارشاد بھی اسی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ ان پیشگوئیوں کے علاوہ بائیبل کتاب حزقیل باب ۳۸، ۳۹ میں ایک مفصل پیشگوئی آتی ہے ربانی دنگ پر

## اخبار احمدیہ

ربوہ ۳ ؍ نومبر۔ آج صبح ۸ بجے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چندروز کے لئے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ حضور نے اس عرصہ کے لئے ربوہ میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کو امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہاں نماز جمعہ پڑھائی۔ اور ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں احباب جماعت کو چندہ تحریک جدید کے وعدے جلد... سے جلد لکھوانے کی تحریک فرمائی۔ (یہ خطبہ اسی پرچہ میں دوسری جگہ درج ہے)

قادیان ۔ ۴ ؍ نومبر۔ آج شام کی گاڑی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال چند روز کے لئے پاکستان تشریف لے گئے۔

۶ ؍ نومبر۔ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل چند روز کے لئے ربوہ سے قادیان تشریف لائے۔ آپ ۱۱ ؍ نومبر کو واپس ربوہ تشریف لے جائیں گے۔

## صدر لائبیریا کی خدمت میں انگریزی ترجمہ قرآن مجید کا تحفہ!

ہیگ (بذریعہ ڈاک) مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ ہالینڈ نے مورخہ ۲۴ ؍ اکتوبر کو ڈچ مشن کی طرف سے انگریزی ترجمہ قرآن مجید کا ایک تحفہ پریذیڈنٹ آف لائبیریا مسٹر William V.S. Tubman کی خدمت میں پیش کیا۔ اس موقعہ پر مکرم حافظ صاحب کے ہمراہ مکرم مولوی ابوبکر ایوب صاحب بھی تھے۔ پریذیڈنٹ موصوف بڑے احترام سے پیش آئے اور تحفہ کو قبول کرتے ہوئے بڑی مسرت کا اظہار فرمایا۔ پریذیڈنٹ موصوف نے دوران گفتگو میں بھی جماعت احمدیہ کا ذکر قدردانی کے جذبات کے ساتھ کیا۔ پریذیڈنٹ کی خدمت میں تحفہ پیش کئے جانے کے وقت پریس کا نمائندہ بھی حاضر تھا۔ چنانچہ اس تقریب کے فوٹو بھی نمائندہ مذکور نے لئے۔ اور اس طرح لوکل پریس میں اس خبر کی تشہیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس تحفہ کی پیشکش کو لائبیرین قوم کے لئے کثیر تعداد میں اسلام قبول کرنے کا پیش خیمہ ثابت کرے۔ اور قرآن کریم کی برکات اور اس کے نور سے نہ صرف لائبیریا۔ افریقہ اور امریکہ بلکہ کل دنیا کی اقوام مستفید ہوں۔ آمین یا رب العالمین۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے ناظر آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان

مورخہ ۱۰ر نومبر ۱۹۵۶ء

# کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ

## وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے

## اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امید وار!

(المسیح الموعودؑ)

لاہور میں مجلس انصار اللہ کے دوسرے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے پہلے روز کی تقریر میں جن اہم امور کی طرف انصار اللہ کی توجہ مبذول فرمایا۔ اُن میں سے اول نمبر پر کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بکثرت مطالعہ کرنے اور اُن سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اور آپ نے فرمایا کہ :-

"انصار اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے ساتھ اس حد لگاؤ اور شغف کو اپنی اولادوں اور نسلوں میں روحانی ورثے کے طور پر منتقل کرتے چلے جائیں تاکہ آنے والی نسلیں روحانی ورثہ سے محروم نہ رہیں اور حضور علیہ السلام کے ذریعہ جو آسمانی نور نازل ہوا ہے وہ دنیا میں پھیلتا چلا جائے یہاں تک کہ دنیا یک وقت اس نور سے مستنیر ہونے لگے۔"

یہ مبارک تحریک کچھ انصار اللہ سے مخصوص نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد جو فی الحقیقت بجائے خود نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کا دعویٰ دار ہے۔ اس کا مخاطب ہے۔ حق یہ ہے کہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آسمان پر جا چکا ایمان اور دنیا سے مٹ چکے معارف قرآنی اس زمانہ میں آپ ہی کے ذریعہ نہایت روح پرور طریق اور تابناک صورت میں ظاہر ہوئے۔ بیشک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک صحبت سے فیض یاب ہونے کا وقت گذر گیا۔ مگر آپ کی تحریرات اور ملفوظات جو قلمبند ہو چکے ہیں بیش بہا قیمتی خزانہ اُس آسمانی نور کا اپنے اندر رکھتے ہیں جس کی اس وقت دنیا کو ازحد ضرورت ہے۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ ساری دنیا پر اسلام کا غلبہ ہو جو دلائل و براہین کے ذریعہ سے ہی مقدر ہے تو ہمارے لئے لازمی ہے کہ اُن ذرائع کو بھی عمل میں لائیں جو حصولِ غلبہ کے لئے ممد و معاون ہوں۔ ہم اس بات کا عملی تجربہ کر چکے ہیں کہ حضور علیہ السلام کے بیان فرمودہ دلائل اپنی قطعیت و مضبوطی کے اعتبار سے لاجواب ہیں۔ اور انہیں کے طفیل آج تک ہر میدان سر ہوتا رہا۔ اور آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا۔ بیشک ہر زمانہ میں باتوں کو پیش کرنے کے طریق بدلتے چلے جاتے ہیں۔ مگر اصولی باتیں وہی رہتی ہیں اس لئے کسی وقت بھی جماعت کو اس سرچشمہ دلائل سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔

ذرا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے حسب ذیل الفاظ پر غور کیجئے۔ جو براہین احمدیہ کے مطالعہ کے بعد بے اختیار اُن کی قلم سے نکلے :-

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی"

(اشاعۃ السنہ جلد ۷ نمبر ۶ بابت سال ۱۸۸۴ء)

ہاں وہی براہین احمدیہ ہی تھی جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ جیسے جلیل القدر صحابی کو کھینچ کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں اس رنگ میں لانے کا موجب ہوئی کہ بس آخری دم تک اس جگہ کے ہو گئے اسی طرح آپؑ کی دیگر کتب صدہا سعید روحوں کی ہدایت اور روحانی راہنمائی کا موجب ہوئیں اور ہوتی رہیں گی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی دام فیضہ نے متعدد بار ہمیں تحدیث بالنعمت کے طور پر اپنے مشرف باسلام ہونے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں آجانے کی آپ بیتی سناتے ہوئے چشمہ ہدایت کی نشان دہی کی۔ آپ بارہا فرمایا کرتے ہیں کہ

"دیکھو! سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار میں میرے حق میں دو جلیل القدر صحابہؓ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ کی زبانی سفارش وہ کام نہ کر سکی جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو بظاہر چھوٹی چھوٹی کتابوں کے مطالعہ کا اظہار کام کر گیا!!"

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ۱۸۹۵ء کے وسط میں حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی نے سیالکوٹ میں حضورؑ کی دو کتابیں ازالۃ الاسلام اور نشانِ آسمانی مطالعہ فرمائیں اور آپ پر اسلام کی حقانیت آشکارا ہو گئی۔ آپ حضرت میر حامد علی شاہ صاحب کے مشورہ کے مطابق قادیان میں مشرف باسلام ہونے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر داخل احمدیت ہونے کے لئے چل کھڑے ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر قریباً ۱۸ سال کی تھی۔

آتے ہی حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی آپ نے حضرت میر صاحب کا رقعہ پیش کیا۔ نماز عصر کا وقت تھا۔ حضور کے مسجد پہونچے تو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حضرت بھائی جی کے بارہ میں عرض کیا۔ حضور نے آپ کی طرف ایک نظر کر کے آپ کی نوعمری اور مخالفین کی طرف سے کوئی فتنہ کھڑا کر دینے کا اظہار فرمایا۔ جس پر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ نے عرض کی۔ حضور! ہے تو بچہ مگر نماز پڑھنا سیکھ کر آیا ہے۔ مگر حضور خاموش رہے۔

اس پر حضرت بھائی جی نے عرض کیا۔ "حضور! میں نے حضور کی دو کتابیں پڑھی ہیں"! حضور نے فرمایا کون کونسی؟

جب آپ نے ازالۃ الاسلام اور نشانِ آسمانی دونوں کتابوں کا نام لیا تو فوراً آپ قبول کر لئے گئے!! اور بعد کا تیرہ سالہ عرصہ حضرت بھائی جی کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ہی گذارنے کا شرف حاصل ہوا۔

اب غور فرمایئے۔ خود حضور کو ان کتب میں بیان کردہ آسمانی نور کا کس قدر یقین تھا۔ کہ حضرت بھائی جی کی طرف سے مجرد کتابوں کے نام لینے ہی سے اُن خدشات کی کوئی اہمیت نہ رہی۔

پس احباب جماعت کو اپنے یہاں کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعہ کا خاص اہتمام کرنا چاہیئے۔ مثلاً صبح کی نماز کے بعد یا کسی ایسی نماز کے بعد جس میں نسبتاً زیادہ دوست حاضر ہو سکیں صرف دس پندرہ منٹ کے لئے حضور علیہ السلام کی کتابوں میں سے کسی ایک کتاب کا درس شروع کر دیا جائے اور اگر روزانہ پانچ صفحے ہی پڑھے جائیں اور جمعہ اور دوسرے ناغے منہا کر دیئے جائیں تو سال میں کم سے کم ۱۵۰۰ صفحات مطالعہ کئے جا سکتے ہیں۔

الغرض اس طرح کے طریق پر عمل پیرا ہو کر احباب جماعت خود بھی اس آسمانی نور سے وافر حصہ پا سکیں گے اور دوسروں کے لئے بھی اس کے راستے کھول دیں گے۔ واللہ الموفق۔

---

## مصر پر جارحانہ حملہ کے متعلق

### احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن کا ریزولیوشن

ربوہ ۴ر آج احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن کا ایک غیر معمولی اہم اجلاس زیر صدارت مولانا ابوالعطاء صاحب پریزیڈنٹ ایسوسی ایشن منعقد ہوا۔ جس میں اسرائیل برطانیہ اور فرانس کے مصر پر جارحانہ حملہ کے متعلق غور و خوض کرنے کے بعد حسب ذیل ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس کیا گیا :-

احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن کا یہ خصوصی اجلاس اسرائیل۔ برطانیہ اور فرانس کے مصر پر جارحانہ حملہ کی شدید مذمت کرتا ہے اور اسے یو۔این۔او کے چارٹر کے شرائط کی صریح خلاف ورزی سمجھتا ہے۔ اس قسم کے تشدد آمیز رویہ سے دنیا بھر میں امن قائم ہونے کی بجائے جنگ اور فساد کے شعلے بھڑک اُٹھیں گے۔ برطانیہ اور فرانس جو کل تک امن اور صلح کے علمبردار ہونے کے مدعی تھے ان کا یہ فعل یقیناً نہایت ظالمانہ بلکہ وحشیانہ ہے۔ اور مصر اس معاملہ میں صریح طور پر مظلوم ہے اور ہماری ساری ہمدردیاں مظلوم کے ساتھ ہیں۔ ہم پُرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ برطانیہ۔ فرانس اور اسرائیل اپنی فوجوں کو مصر کی حدود سے نکال لیں اور جنرل اسمبلی کے حالیہ ریزولیوشن متعلقہ امتناع جنگ کی فوری اور غیر مشروط تعمیل کرتے ہوئے تمام معاملات کو باہمی مفاہمت کے بین الاقوامی اصول کے مطابق طے کریں اور آئندہ کے لئے اپنے جارحانہ عزائم سے بالکل دستکش ہو جائیں۔ موجودہ حالات میں تمام امن پسند ممالک بالخصوص پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کا فرض ہے کہ مظلوم مصر کی ہر ممکن امداد کریں۔

# تمہارا انصار اللہ ہونا اس امر کا مقتضی ہے کہ تمہارا خدمت اور قربانی کا عہد ہمیشہ ہمیش قائم رہے

## مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب

ربوہ میں مجلس انصار اللہ کا دوسرا اجتماع بتاریخ ۲۶، ۲۷ اکتوبر منعقد ہوا۔ مورخہ ۲۶ اکتوبر کو نماز جمعہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مقام اجتماع میں تشریف لا کر جس ولولہ انگیز خطاب سے اراکین مجلس انصار اللہ کو نوازا۔ اس کا ملخص الفضل میں شائع ہوا ہے اسے افادہ احباب کی خاطر یہاں نقل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نماز جمعہ کے بعد سوا تین بجے سہ پہر کے قریب مقام اجتماع پر تشریف لائے حضور کے تشریف لانے پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا۔ حضور نائب صدر صاحب کی معیت میں اسٹیج پر تشریف لائے۔ حضور کے رونق افروز ہونے پر مکرم ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے سورۂ صف کے آخری رکوع کی تلاوت کی۔ جس کے بعد حضور نے انصار اللہ سے خطاب فرمایا۔ حضور کے اس بصیرت افروز خطاب کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

### انصار اللہ کی قرآنی اصطلاح

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا آپ لوگوں کا نام انصار اللہ رکھا گیا ہے۔ یہ نام قرآنی تاریخ میں بھی دو دفعہ آتا ہے۔ اور احمدیت کی تاریخ میں بھی دو دفعہ آتا ہے۔ قرآن میں ایک تو حضرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کو انصار اللہ قرار دیا گیا ہے۔ اور ایک حضرت مسیح علیہ السلام کے حواریوں کے متعلق آتا ہے کہ انہوں نے مَن انصاری الی اللّٰہ کے جواب میں کہا نحن انصار اللّٰہ کہ ہم انصار اللہ ہیں۔ اسی طرح جماعت احمدیہ میں خلافت کی حفاظت کے لئے ایک تو انصار اللہ کی جماعت اس وقت قائم ہوئی۔ کہ جب منکرین خلافت نے حضرت خلیفہ اول عنہ کی مخالفت شروع کی۔ اور ایک اب آپ انصار اللہ کہلاتے ہیں۔ جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ انصار اللہ کہلائے اسی طرح جماعت احمدیہ میں بھی جب ابتداءً انصار اللہ کی جماعت قائم کی گئی۔ تو اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ بڑی کثرت سے موجود تھے اور انصار اللہ کے نام سے قائم ہونے والی جماعت زیادہ تر انہی صحابہ پر مشتمل تھی۔ اب دوسری مرتبہ آپ لوگوں کے لئے انصار اللہ کا لفظ استعمال ہوا ہے یہ اسی طرح ہے جس طرح مسیح ناصری کے ساتھیوں کو انصار اللہ کا نام دیا گیا۔ مثیل مسیح کے ساتھیوں میں ہونے کی وجہ سے ہی آپ لوگ انصار اللہ کہلاتے ہیں۔ گو بعض صحابہ اب بھی زندہ ہیں۔ لیکن ان کی تعداد بہت تھوڑی ہے اور وہ انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ آپ میں زیادہ تر وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے ایک متبع مسیح موعود کے ذریعہ سے بیعت کی ہے۔ شاید بعض لوگ خیال کریں کہ یہ درجہ کم ہے۔ لیکن اور چالیس سال گزرنے دو۔ پھر لوگ تمہارے زمانے کے لوگوں کو بھی تلاش کریں گے۔ اگر آپ لوگ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے نقش قدم پر چلیں۔ اور انہوں نے فدائیت جاں نثاری اور دین کی خاطر قربانی کا جو نمونہ قائم کیا۔ اس کو اپنے عمل سے پھر زندہ کر دیں۔ تو یہ درجہ بھی بہت بڑا درجہ ہے۔ وقت آئے گا کہ لوگ تمہارے زمانے کے لوگوں کو ڈھونڈیں گے اور ان کی اسی طرح تعظیم و تکریم کریں گے جس طرح صحابہ کی کی جاتی ہے۔

### صحابہؓ کے انصار اللہ ہونے کا عملی ثبوت

اس کے بعد حضور نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی فدائیت جاں نثاری اور دین کی خاطر قربانی کے متعدد واقعات نہایت دلکش انداز میں بیان فرمائے۔ اور بتایا کہ کس طرح انہوں نے اپنے عمل سے انصار اللہ ہونے کا ثبوت دیا۔ اور اس بارے میں ایسی مثال قائم فرمائی جو رہتی دنیا تک زندہ رہے گی۔ اور قیامت تک آنے والی نسلوں کے لئے مشعلِ راہ کا کام دے گی۔ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اگرچہ مسیح علیہ السلام کے حواری اس شان اور مرتبہ کے لوگ نہ تھے۔ اور ان میں سے ایک حواری یعنی یہودا اسکریوطی نے تو انہیں تیس روپے کے عوض پکڑوا بھی دیا تھا۔ لیکن ان کی اس خوبی کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ انہوں نے مسیح علیہ السلام کے بعد ان کی خلافت کے سلسلہ کو قائم رکھا۔ اور وہ اس جذبہ کو آنے والی نسلوں میں اس طرح راسخ کرتے چلے گئے۔ کہ دو ہزار سال گزرنے کے باوجود بھی پوپ کی شکل میں مسیح کی خلافت آج کے دن تک قائم چلی آرہی ہے۔ عیسائیت بگڑتی چلی گئی۔ لیکن اس سے ان کی محبت خواہ وہ جھوٹی ہے یا سچی سرد نہیں پڑی۔ اور اس جذبے کو انہوں نے مٹنے نہیں دیا۔ کہ انہوں نے مسیح کی خلافت کو جاری رکھنا ہے۔ یہ انصار اللہ ہونے کے اس عہد کا ہی کرشمہ ہے۔ کہ جو انہوں نے ابتداء میں باندھا تھا۔ کہ پوپ کی شکل میں ان کے ہاں خلافت دو ہزار سال سے برابر جاری ہے۔ ان کا اس جذبہ کو دوامی حیثیت دے دینا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔

### انصار اللہ کا فرض

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہؓ کی عظیم الشان قربانیوں اور بالخصوص مدینہ والے عہد کا ذکر کرتے اور مسیح علیہ السلام کے ساتھیوں کے اس جذبہ کا اثر گنوانے کے بعد کہ وہ خلافتِ مسیحؑ کو دو ہزار سال سے کسی نہ کسی شکل میں قائم رکھتے چلے آرہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے انصار اللہ کو اس طرف توجہ دلائی۔ کہ وہ بھی اپنے عمل سے انصار اللہ ہونے کا ثبوت دیں خود ہی خدمتِ دین کی خاطر قربانیاں کرنے کے عہد پر مضبوطی سے قائم نہ ہوں۔ بلکہ اسی عزم اور ارادے سے کام کریں۔ کہ وہ نسلاً بعد نسلٍ اور اولاد در اولاد اس جذبہ کو زندہ رکھتے چلے جائیں گے۔ اور آنے والی نسلوں کو اس یقین پر قائم کرتے چلے جائیں گے۔ کہ انہوں نے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنا ہے۔ اور اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے خلافت کے نظام کو ہر وقت اور ہر زمانہ میں جاری و ساری رکھنا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ انصار اللہ کے عہد کو اس جوش اور اس عزم کے ساتھ پورا کرنے اور اولاد در اولاد پورا کرتے چلے جانے کی ضرورت ہے کہ خلافت کے خلاف بڑے سے بڑا فتنہ بھی ان کے پائے ثبات میں کوئی لغزش نہ پیدا کر سکے اور خلافت کا سلسلہ قیامت تک چلتا چلا جائے۔ تا غلبۂ اسلام کی وہ غرض پوری ہو۔ جس غرض کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا میں مبعوث فرمایا

### خدائی سلسلہ کی مثال

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حالیہ فتنہ منافقین کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کے افسوسناک طرز عمل پر بھی روشنی ڈالی اور بتایا کہ یہ لوگ سلسلہ کے زیر بار احسان ہونے کے باوجود خود سلسلہ کو ہی تباہ کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ لیکن یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ سلسلہ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا بھر میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے خود اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ ہمیں یہ خطرہ نہیں ہے۔ کہ فتنہ اٹھانے والے منافقین سے سلسلہ کو کوئی نقصان پہنچے گا۔ ہمیں خطرہ ہے تو یہ کہ یہ لوگ خود اپنے لئے تباہی کا سامان کر رہے ہیں۔ سلسلہ پر حملہ کر کے یہ خدا سے لڑائی مول لینا چاہتے ہیں۔ حالانکہ نہیں جانتے۔ کہ جو خدا پر حملہ ہے وہ خود زخمی ہوتا ہے سلسلہ تو ایک چٹان ہے۔ جو اس سے ٹکرائے گا۔ وہ پاش پاش ہوگا۔ اور جس پر یہ چٹان گرے گی۔ اس کو چکنا چور کر دے گی۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا۔ وہ اپنے ارادے میں قیامت تک کامیاب نہیں ہوگا۔ اور قیامت تک کی رسوائی اس کے حصہ میں آئے گی۔ فتنہ اٹھانے والوں کی ہزار کوششوں کے باوجود بھی سلسلہ بڑھے گا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام اپنے آقا و مقتدا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل قیامت تک چلتا چلا جائے گا۔ اس سلسلہ کی تباہی کا

ارادہ کرنے والے لوگ کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ اور بجز حسرت و نامرادی کے ان کے حصہ میں کچھ نہ آئے گا۔

## انصار اللہ کے قیام کی غرض

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یاد رکھو تمہارا نام انصار اللہ ہے۔ انصار اللہ کا مطلب یہ ہے۔ کہ تمہیں اللہ سے نسبت حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ ازلی ابدی ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے۔ اور ہمیشہ رہے گا۔ تم بھی دین کی خدمت اور اس کی خاطر قربانیاں کرنے کے عہد کے لحاظ سے اپنی محدود زندگیوں میں ابدیت کی شان پیدا کرو۔ خدمت کرنے اور خلافت کو قائم رکھنے کا کام نسل در نسل قیامت تک کرتے چلے جاؤ۔ خود بھی اس عہد پر قائم رہو۔ اور اولاد کو بھی اس رنگ میں تربیت کرو۔ کہ وہ بھی اس عہد پر قائم ہو۔ اور آگے اگلی نسلوں میں منتقل کرتی چلی جائے۔ اسی لئے میں نے اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ کی تنظیمیں قائم کی ہیں۔ یاد رکھو پہلی سیڑھی اطفال کی ہے۔ دوسری سیڑھی خدام کی ہے تیسری سیڑھی انصار کی ہے۔ اور چوتھی سیڑھی خدا کی ہے۔ جو عرش تک لے جاتی ہے۔ پس دعائیں مانگو۔ اطفال اور خدام کی تربیت کرو۔ پھر تمہاری تنظیم اور تمہارا عہد چلتا چلا جائے گا۔ کیونکہ انصار کی اگلی نسل خدام میں سے ہی آئے گی۔ اگر تم صحیح معنوں میں دعاؤں میں لگ جاؤ گے۔ اور نئی پود کی تربیت کرو گے۔ تو اللہ تعالیٰ سے تمہارا تعلق قائم رہا۔ تو خلافت تمہارے اندر ہمیشہ قائم رہے گی۔ اور یقیناً عیسائیت سے بھی زیادہ عرصہ تک قائم رہے گی۔ تمہارے متعلق تو یہ پیشگوئی ہے۔ کہ تم اس قدر بڑھو گے اور دنیا میں اس قدر پھیلو گے کہ اسلام کے بالمقابل تمام دوسرے مذاہب والے چوہڑے چماروں کی طرح رہ جائیں گے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے۔ کہ فی الواقعہ وہ چوہڑے چماروں کا کام کریں گے۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ وہ بہت تھوڑے رہ جائیں گے۔ لیکن یہ دن تبھی آئے گا کہ خلافت کو قائم رکھا جائے۔ تحریک جدید اسی طرح جاری رہے۔ خدمت کا جوش اور قربانی کا مادہ ہر آن ترقی کرتا رہے۔ اور دنیا کا کوئی علاقہ اور کوئی کونہ ایسا نہ ہو۔ جہاں ہمارے مبلغ اشاعت اسلام کے کام میں مصروف نہ ہوں۔ آج دنیا میں رومن کیتھولک فرقے کے ۲۵ لاکھ مبلغ ہیں اس سے اندازہ کرلو۔ کہ جب تم نے ان سے چار پانچ گنا زیادہ ہونا ہے۔ تو ان کے مقابل پر تمہارے دو کروڑ مبلغ ہونے چاہئیں۔ لیکن یہ کام بغیر خلافت کے نہیں ہو سکتا۔ آج ہمارے ڈیڑھ سو مبلغ ہیں۔ ان کے تبلیغی کارناموں سے ہی دنیا ورطۂ حیرت میں پڑی ہوئی ہے۔ حالانکہ ہمیں آگے چل کر دو کروڑ مبلغوں کی ضرورت ہوگی۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ خلافت کو جاری رکھنا کس قدر ضروری ہے۔ یہ کبھی نہ بھولو۔ کہ خلافت ہماری طاقت ہے خلافت کی وجہ سے ہم اکٹھے ہیں۔ اور اسی کی وجہ سے ہمیں دنیا میں رعب اور وقار حاصل ہے۔

پس میں پھر کہتا ہوں۔ کہ تم انصار اللہ ہو۔ خود بھی خدمت کرو۔ اور اپنی اولاد در اولاد کو بھی دین کی خدمت میں لگاؤ۔ اور خدا سے دعائیں مانگو۔ کہ وہ تم کو اور تمہاری اولادوں کو اس کی توفیق دے۔ منافقین کہتے ہیں کہ میں اپنی اولاد میں سے کسی کو خلیفہ بنانا چاہتا ہوں۔ حالانکہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اگر میری اولاد میں سے کوئی ایسا خیال بھی دل میں لائے گا۔ تو وہ خدا کی گرفت سے نہیں بچ سکے گا۔ پس میں تو کہتا ہوں کہ میرے لئے بھی دعا کرو۔ کہ میری اولاد کے دل میں بھی کوئی ایسا وسوسہ نہ ہو۔ اور خدا ان کے دلوں کو بھی پاک رکھے۔ کیونکہ جو خدا کا مال لینا چاہتا ہے۔ خواہ وہ کوئی بھی ہو۔ یقیناً سزا پائے گا۔

## انصار اللہ کی اہمیت

حضور نے مزید فرمایا۔ خلافت کے قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ انصار اللہ کو بھی ہمیشہ قائم رکھا جائے۔ اور انصار اللہ کے قیام کے لئے اطفال اور خدام کو قائم رکھنا ضروری ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے وجود کی نسبت سے انصار اللہ کو ہمیشہ قائم رکھے۔

آخر میں حضور نے نصیحت فرمائی۔ کہ اپنے عملی نمونہ سے نوجوانوں پر نیک اثر ڈالو اور ان کی اس رنگ میں تربیت کرو۔ کہ وہ صاحب الہام و کشوف ہو جائیں۔ کیونکہ محض دلیل سے وہ اثر نہیں ہوتا۔ جو رؤیا و کشوف اور الہام سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ اور آپ کو صحیح رنگ میں اپنے ذاتی اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس ولولہ انگیز خطاب کے اختتام پر حضور نے ایک پرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ اور اس طرح دعاؤں اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں انصار اللہ کے دوسرے سالانہ اجتماع کا اختتام ہوا۔

# نہر سویز اور قرآن کریم

(بقیہ صفحہ ۱)

اس پیشگوئی کا خلاصہ یہ ہے کہ آخری دنوں میں روس اور اہل برطانیہ کے درمیان جنگ ہوگی۔ یہ دونوں اپنے اپنے بلاک کے ساتھ میدان جنگ میں آئیں گے۔ اور مشرق وسطیٰ و حکومت اسرائیل مرکز جنگ ہوگی۔ لڑائی کے اسباب میں سے سمندر اور پانی کے استعمال کا تنازع بھی ہوگا۔ یہ لڑائی بڑی خونریز ہوگی۔ اور دونوں اپنے بہترین سپاہ لے کر میدان میں نکل آئیں گے۔ یہ جنگ آگ اور گندھک سے لڑی جائیگی

اس پیشگوئی میں سب سے تعجب خیز امر روس۔ ماسکو اور ٹوبالیک کا نام آنا ہے۔ حالانکہ یہ پیشگوئی اس زمانہ کی ہے جب روس کا نام بھی صفحہ تاریخ میں نہیں آیا تھا یعنی اڑھائی ہزار سال پہلے۔ پھر اس سے زیادہ تعجب خیز بات یہ ہے کہ اس میں بار بار مملکت اسرائیل کا ذکر آیا ہے اور اس میں ایک ایسے بادشاہ کا بھی ذکر آیا ہے جو جزیرہ کا رہنے والا ہے۔ جیسے برطانیہ۔ پھر ناف زمین کے رہنے والوں کا بھی تذکرہ آتا ہے۔ اور انجام کار یہ بتایا گیا ہے کہ یہ جنگ دونوں فرمانرواؤں کی تباہی کا موجب ہوگی۔ اس کے بعد خدا وند کی تقدیس کرنے والے رہ جائیں گے۔ غرض ان دونوں پیشگوئیوں کا انجام بھی ایک ہی بتایا گیا ہے

اس سال میں جب کرنل ناصر نے نہر سویز کو قومی ملکیت قرار دیا تو اس کے بعد برطانیہ اور فرانس کی طرف سے جو رد عمل ہوا۔ اس نے ساری دنیا پر نہر سویز کی اہمیت واضح کردی۔ اور فرمودات قرآنی کی صداقت کے آثار ظاہر ہونے لگے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ خدا نے اس جنگ کی جو جو علامات بتائی ہیں وہ آہستہ آہستہ پوری ہو رہی ہیں۔ کرنل ناصر نے اپنے ملک کی خوشحالی کے لئے اسوان ڈام کی سکیم بنائی۔ امریکہ و برطانیہ نے امداد کا وعدہ کیا۔ مگر یہودیوں کا یہ امر بڑا شاق گذرا۔ یہودیوں نے دیکھا کہ ابھی دریائے نیل سے مصر جتنی زمین سیراب کرتا ہے۔ اسوان ڈام کے بعد اس سے سینکڑوں گنے زیادہ زمین زیر کاشت آجائیگی۔ اور مصر کی خوشحالی میں حیرت انگیز اضافہ آجائیگا۔ یہودیوں کو مصر کی یہ خوشحالی ایک آنکھ نہ بھائی۔ اور اس نے امریکہ اور برطانیہ کی خوشامد شروع کی کہ وہ اسوان ڈام کو کامیاب نہ ہونے دے۔ چنانچہ امریکہ اپنے وعدہ سے پھر گیا۔ اور انتہائی بے حیائی سے اعلان کیا کہ اسوان ڈام کی امداد کا جو وعدہ کیا گیا ہے وہ منسوخ کیا جاتا ہے دوسری طرف روس نے مصر کو اسوان ڈام کے لئے دو سو ملین ڈالر کی پیشکش کی۔ کرنل ناصر نے امریکہ کی بے وفائی کے جواب میں نہر کو قومی ملکیت بنانے کا اعلان کردیا۔ یہ اعلان کیا تھا کہ برطانیہ اور فرانس پر ایک بجلی سی گر پڑی۔ اور ان دونوں نے ہر قسم کے اخلاق و ضابطہ کو بالائے طاق رکھکر کرنل ناصر کو دھمکی دینی شروع کردی۔ آخر اپنے پروردہ نعمت یہودیوں کو شہ دیکر مصر پر حملہ کرایا۔ اور نہر سویز خطرہ میں ہے کا نعرہ لگا کر خود میدان جنگ میں کود پڑے اور مصر پر آگ اور گندھک کی بارش برسانے لگے۔

یہ تو موجودہ صورت حال ہے۔ ابھی تک روس کے متعلق کوئی معین خبر نہیں آئی۔ لیکن ہم کتاب القدر اور دوسری پیشگوئیوں سے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اس کا بھی میدان جنگ میں آنا ناگزیر ہے۔

سب سے افسوسناک رویہ مسٹر انتھونی ایڈن کا ہے اور تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے پارلیمنٹ کی منظوری کے بغیر اتنا بڑا اقدام کیا ہے۔ اسی لئے حزب مخالف سخت مشتعل ہے اور ان سے باز پرسی کر رہا ہے اور استعفار پیش کرنیکا مطالبہ کر رہا ہے کسی حکومت کی کمزوری اور برے دن کی یہ علامت ہوتی ہے کہ حزب مخالف اسکی خارجہ پالیسی خصوصاً کسی قوم کے خلاف اعلان جنگ کرنے سے متفق نہ ہو اس لئے ہمیں یقین ہے کہ صرف ایڈن ہی نہیں بلکہ حکومت برطانیہ کے صفحۂ ہستی سے مٹنے کے دن قریب آگئے ہیں

برطانیہ اور فرانس نے اس اقدام سے یو۔ این۔ او کے چارٹر کی بھی سخت تضحیک کی ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد انہیں لوگوں نے ساری دنیا کے امن کو برقرار رکھنے کے لئے اس کی بنیاد ڈالی تھی۔ مگر آج محض اپنے مفاد کی خاطر اسکی بے حرمتی کی جارہی ہے۔

اس جگہ یہ بھی واضح ہو کہ یو۔ این۔ او یا انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کا نظریہ سب سے پہلے قرآن کریم نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ بلکہ قیام امن و امان کیلئے ایسی جمعیت کے قیام کو ضروری قرار دیا۔ مگر قرآن کریم نے اس کیلئے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ ایسے ادارے کی الگ فوجی طاقت ہو جو اس کی منشور کی خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف استعمال کی جائے۔ بلکہ ۱۹۲۴ء میں امام جماعت نے لندن کی مذہبی کانفرنس میں ارباب حل وعقد کو لیگ آف نیشنز کی اس کمزوری کی طرف متوجہ کیا تھا۔

برطانیہ و فرانس کے تازہ اقدام اور یو۔ این۔ او کی بے بسی سے زعمائے عالم کو اب بھی عبرت حاصل کرنی چاہیئے اور قیام امن عالم کیلئے اسلام کے بیان کردہ اصول کے مطابق ایک ادارہ قائم کرنا چاہیئے۔

مسٹر انتھونی ایڈن نے مصر پر حملہ کرکے اپنی اسلام کش پالیسی کا ایک تازہ ثبوت دیدیا ہے۔ لیکن ہم انکو [illegible] انہوں نے اسی سال عید الاضحی کے موقعہ پر مسجد فضل لندن میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ افریقہ اور مشرق وسطیٰ میں اسلام کے دوبارہ ابھرنے کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ انشاء اللہ اسلام دوبارہ [illegible]

خطبہ

# چندہ تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان

## صدیوں کے بعد تمہارے لئے یہ موقعہ پیدا ہوا ہے کہ تم تأمرون بالمعروف و تنہون عن المنکر سکے

## قرآنی حکم کو پورا کرکے الٰہی انعامات کے وارث بن جاؤ

## تم ہمت کرکے آگے بڑھو اور بے دریغ اپنی جانوں اور مالوں کو اسلام کی خاطر قربان کردو

میں خدام اور انصار کے ذمہ لگاتا ہوں کہ وہ سارے دوستوں میں تحریک کرکے زیادہ سے زیادہ وعدے جلد سے جلد بھجوائیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۶ر اکتوبر ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تأمرون بالمعروف و تنہون عن المنکر و تؤمنون باللہ ولو اٰمن اہل الکتاب لکان خیرًا لہم۔ منہم المؤمنون و اکثرہم الفاسقون (آل عمران ع ۱۲)

اس کے بعد فرمایا:۔

میں نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں بھی

### قرآن کریم کی یہ آیت

پڑھی تھی اور اس کا ایک پہلو بیان کیا تھا۔ آج میں اس کا ایک دوسرا پہلو بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اس دن چونکہ خدام الاحمدیہ کا اجتماع تھا اسلئے میں نے اخرجت للناس پر زیادہ زور دیا تھا۔ آج میں تأمرون بالمعروف و تنہون عن المنکر پر زور دینا چاہتا ہوں۔ کیونکہ میرا منشاء ہے کہ آج میں

### تحریک جدید

کے نئے سال کے چندہ کی تحریک کروں۔ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے پہلے تو مسلمانوں کو کہا ہے کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یعنے تم بہترین امت ہو۔ جو ساری دنیا کے لئے نکالی گئی ہو۔ اور اس کے بعد فرمایا تأمرون بالمعروف و تنہون عن المنکر تم ساری دنیا کے لوگوں کو نیکی اور بھلائی کی تعلیم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔ یوں تو ہر مومن اگر وہ سچا مومن ہے تو اپنے گردو پیش میں اپنے ہمسایوں اور ملنے والوں کو امر بالمعروف بھی کرتا ہے اور نہی عن المنکر بھی کرتا ہے لیکن اگر ہم اس آیت پر غور کریں تو اس میں

### ایک عجیب نکتہ

بیان کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس آیت میں ان دو چیزوں کو اخرجت للناس کے بعد بیان کیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہم صحیح معنوں میں اس آیت کے اسی وقت مصداق ہو سکتے ہیں۔ جب ہم تأمرون الناس بالمعروف اور تنہون الناس عن المنکر پر عمل کریں۔ یعنے ہم ساری دنیا کے لوگوں کو نیکی اور بھلائی کی تعلیم دیں۔ اور ساری دنیا کو برائی سے روکیں۔ لیکن ظاہر ہے کہ ہر مومن نہ ساری دنیا میں تأمرون بالمعروف پر عمل کر سکتا ہے۔ اور نہ ساری دنیا میں تنہون عن المنکر پر عمل کر سکتا ہے۔ یہ کام تنظیم کے ساتھ ہی ہو سکتا ہے۔ اور

### تنظیم بھی ایسی ہو

کہ جماعت کے افراد دنیا کے کناروں پر جائیں۔ اور ساری دنیا کے لوگوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں۔ لیکن اگر کوئی تنظیم نہ ہو۔ اور یہ نہ ہو کہ اس تنظیم کے ماتحت کوئی شخص امریکہ میں بیٹھا ہوا تبلیغ اسلام کا کام کر رہا ہو۔ کوئی ملایا میں بیٹھا ہوا یہ کام کر رہا ہو کوئی تھائی لینڈ میں بیٹھا ہوا یہ کام کر رہا ہو۔ کوئی بورنیو میں بیٹھا ہوا یہ کام کر رہا ہو۔ کوئی انڈونیشیا میں بیٹھا ہوا یہ کام کر رہا ہو۔ کوئی ہندوستان میں بیٹھا ہوا یہ کام کر رہا ہو۔ کوئی فلپائن میں بیٹھا ہوا یہ کام کر رہا ہو۔ کوئی جاپان میں بیٹھا ہوا یہ کام کر رہا ہو۔ کوئی چین میں بیٹھا ہوا یہ کام کر رہا ہو۔ کوئی یورپ کے مختلف ممالک یعنی انگلینڈ، سکنڈے نیویا، ہالینڈ، بلجیم، سپین، فرانس، سوئٹزرلینڈ، جرمنی، آسٹریا، پولینڈ، ہنگری اور روس میں بیٹھا ہوا یہ کام کر رہا ہو۔ تو اس وقت اس آیت پر پوری طرح عمل نہیں ہو سکتا۔ پس اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اے مسلمانو تم سب سے بہتر قوم ہو۔ جسے ساری دنیا کے لئے نکالا گیا ہے مگر پھر یہ بھی بتایا کہ تمہیں کس کام کے لئے نکالا گیا ہے۔ وہ کام یہ ہے کہ تم ساری دنیا کو

### نیک کاموں کی تعلیم

دیتے ہو اور ساری دنیا کو برائی سے روکتے ہو۔ اور ساری دنیا کو نیکی کی تعلیم دینا اور ساری دنیا کو برائی سے روکنا تبھی ممکن ہو سکتا ہے جب جماعت میں تنظیم ہو۔ اور اس تنظیم کے ماتحت وہ ساری دنیا میں اپنے مبلغ بھیجتی ہے۔ پرانے زمانہ میں اسلام میں یہ طریق تھا کہ لوگ آپ ہی آپ دوسرے ممالک میں چلے جاتے تھے اور اشاعت اسلام کا کام کرتے تھے۔ اور لوگ معمولی کرایہ خرچ کرکے ملایا۔ انڈونیشیا۔ ملایا اور ہندوستان پہونچ جاتے تھے لیکن اب زمانہ بدل گیا ہے اور سفر پر

### بڑے بھاری اخراجات

ہوتے ہیں۔ پھر پہلے زمانہ میں لوگ اپنے مکانات کو آباد کرنیکے لئے بھی آدمی ڈھونڈتے پھرتے تھے کہ کوئی مناسب آدمی مل جائے تو اسے اپنا ایک مکان جو مثلاً دو کمروں پر مشتمل ہو دیدیں۔ تاکہ وہ اس کی حفاظت کرے۔ لیکن اب یہ حالت ہے کہ بعض ممالک میں ایک غسلخانہ بھی کرایہ پر لیا جائے۔ تو اس کا ڈیڑھ دو سو روپیہ ماہوار کرایہ دینا پڑتا ہے۔ اسلئے اب ہر ایک شخص میں یہ طاقت نہیں کہ وہ اس حکم پر عمل کر سکے۔ پرانے زمانہ میں ہر آدمی اس قابل تھا کہ وہ انڈونیشیا ملایا۔ چین یا جاپان چلا جائے۔ کیونکہ سفر پر اخراجات بہت کم ہوتے تھے۔ اور پھر چونکہ سفر بھی کم ہوتا تھا اسلئے جب سیاح آتے تو لوگ خوشی سے انہیں اپنے گھروں میں ٹھہراتے تھے۔ اور انکی خاطر مدارات کرتے تھے۔ انڈونیشیا میں کسی زمانہ میں عملاً

### عربوں کی حکومت تھی

کیونکہ لوگ انہیں شوق سے اپنے گھروں میں لے جاتے اور انہیں استاد اور پیر سمجھتے۔ اور ان کی خاطر مدارات کرتے لیکن اب انہیں عربوں سے نفرت ہو گئی ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ انہیں استاد اور پیر کہلانے کی عادت ہو گئی ہے۔ حالانکہ انہیں کے سلوک اور خاطر مدارات کی وجہ سے انہیں استاد اور پیر کہلانے کی عادت پیدا ہو گئی تھی۔ اسی طرح اس علاقہ میں پہلے طبیب نہیں تھے۔ ہندوستان کے راول وہاں جاتے۔ اور پانچ پانچ ہزار روپیہ ماہوار کماتے تھے۔ لیکن اب یہ حالت ہے کہ وہاں ماہر طبیب بھی چلا جائے تو وہ اسے فقیر اور پیر سمجھتے ہیں۔ اور اس سے نفرت کرتے ہیں۔ غرض زمانہ کے حالات بدلنے کی وجہ سے اشاعت اسلام کا طریق بھی بدل گیا ہے۔ اب تأمرون بالمعروف و تنہون عن المنکر کا کام وہی شخص کر سکتا ہے۔ جس کو جماعت کی طرف سے خرچ ملتا ہو۔ اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جبکہ وہ

### جماعت منظم ہو

کیونکہ جماعت کا ہر شخص اس قابل نہیں ہوتا کہ وہ اپنے کسی بیٹے کو اس کام کیلئے بھیجے اور اسکا سارا خرچ خود برداشت کرے۔ ہماری ساری جماعت جو دس لاکھ کے قریب ہے اس میں سے اگر کوئی ایسی مثال ملتی ہے۔ تو وہ صرف میری ہے۔ میں نے اپنے ایک بیٹے کو انڈونیشیا تبلیغ کیلئے بھیجا تھا۔ اور جتنی دیر وہ وہاں رہا اس کا سب خرچ میں ہی بھجواتا رہا۔ اب بھی میرا ارادہ ہے کہ اگر آئندہ کسی ملک میں اپنا بیٹا

### اشاعت اسلام کے لئے

بھیجوں۔ تو اللہ تعالیٰ چاہے تو اسکے سارے اخراجات میں خود ہی ادا کروں۔ لیکن ہر کوئی ایسا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ دوسرے ممالک میں رہائش اور خورد و نوش کے اخراجات بہت زیادہ ہیں۔ اور پاکستانی چونکہ غریب ہیں۔ اسلئے وہ بوجھ برداشت نہیں کر سکتے۔ چار پانچ سو روپیہ ماہوار تنخواہ پانے والا شخص بھی اگر چاہے تو بچاس روپیہ ماہوار تک ہی دے سکتا ہے اس سے زیادہ نہیں۔ لیکن دوسرے ممالک میں اخراجات دو اڑھائی سو روپیہ ماہوار سے کم نہیں ہوتے۔ اور اتنی رقم وہ اپنی تنخواہ سے نہیں بچا سکتا۔ پھر جتنی زیادہ کسی کی تنخواہ ہوگی۔ اتنے ہی اسکے اخراجات بھی زیادہ ہوں گے ای۔ اے۔ سی اور دوسرے بڑے عہدیداروں کے اخراجات بھی بہت بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ بلکہ ہمارے ہاں تو

### یہ کیفیت ہے

کہ عام طور پر جب بیٹا بڑا ہو جائے۔ تو خیال کیا جاتا ہے کہ اب وہ کمائے اور ہماری امداد کرے۔ غرض پرانے زمانہ اور موجودہ زمانہ میں بہت فرق ہے۔

### مجھے یاد ہے

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سیر کو تشریف لے جا رہے تھے۔ نواب محمد علی خاں صاحب مرحوم بھی ساتھ تھے آپ نے بڑے تعجب سے فرمایا۔ نواب صاحب یہ کتنا بڑا اندھیر ہے کہ پہلے جو چوڑھا ہمارے ہاں کام کرتا تھا اسے ہم چار آنہ ماہوار دیا کرتے تھے اور وہ خود اور اس کا سارا خاندان ہماری خدمت کیا کرتا تھا لیکن اب اسکی بیوی کو ہم دو روپے ماہوار دیتے ہیں۔ اور وہ پھر بھی کام سے جی چراتی ہے۔ اس پر نواب صاحب کہنے لگے۔ حضور آپ تو دو روپیہ دیتے ہیں۔ ہم چودہ روپے ماہوار دیتے ہیں اور پھر بھی چوڑھا راضی نہیں۔ غرض اس زمانہ میں اور پرانے زمانہ میں بڑا بھاری فرق ہے۔ اب بیرونی ممالک میں جانے پر اتنا خرچ ہوتا ہے کہ اسے کوئی فرد آسانی سے برداشت نہیں کر سکتا۔ ہاں ایک قوم مل کر کسی کو باہر بھیج سکتی ہے۔ فرد چاہے ۳۰۰ یا ۵۰۰ روپے ماہوار تنخواہ پانے والا ہو تب بھی ایسا نہیں کر سکتا۔

### ڈپٹی کمشنروں کی تنخواہیں

قریباً بارہ سو روپیہ ماہوار ہوتی ہیں۔ مگر وہ بھی تین چار سو روپیہ ماہوار خرچ نہیں دے سکتے۔ کیونکہ انہوں نے اپنی بیوی کا بچوں کی خوراک اور لباس کا انتظام بھی کرنا ہوتا ہے بچوں کی تعلیم کا انتظام کرنا ہوتا ہے۔ پھر دعوتوں کا خرچ ہوتا ہے۔ کوٹھی کی حفاظت کا کام ہوتا ہے۔ پھر بالا حکام آتے ہیں۔

تو ان کے استقبال اور پارٹیوں پہ خرچ ہوتا ہے غرض وہ بھی اپنی تنخواہوں میں سے زیادہ رقم نہیں بچا سکتے اور اپنے کسی بیٹے کو اشاعت اسلام کیلئے باہر نہیں بھجوا سکتے۔ ڈپٹی منسٹروں سے بڑے رینک کے افسر تو بہت تھوڑے سے ہیں۔ وزیروں کو دیکھ لو۔ وہ بھی گنتی کے ہوتے ہیں اور وزیر اعظم تو پاکستان میں ایک ہی ہے۔ وزیر اعلیٰ دو ہیں۔ ایک مغربی پاکستان کا۔ اور ایک مشرقی پاکستان کا۔ پھر

## بڑی مصیبت یہ ہے

کہ جن لوگوں کو مالی وسعت نصیب ہوتی ہے انہیں اشاعت اسلام کا احساس نہیں ہوتا۔ اور جنہیں اس کام کا کچھ احساس ہوتا ہے وہ مالی لحاظ سے کمزور ہوتے ہیں غرض یہ کام تبھی ہو سکتا ہے۔ جب ایک منظم جماعت موجود ہو۔ پھر چاہے اسکے افراد غریب بھی ہوں وہ اس کام کو کر سکتے ہیں۔ دیکھو شروع شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دھیلہ چندہ کی شرح مقرر کی تھی۔ اور وہ بھی سال میں ایک دفعہ اور اس وقت اتنی رقم بھی گذارا ہو جاتا تھا۔ لیکن اب یہ حال ہے کہ جماعت کا ہر مانیوالا اپنی کمائی میں سے ایک آنہ فی روپیہ دیتا ہے اور پھر تحریک جدید بھی جاری ہے۔ لیکن پھر خرچ اتنا بڑھ گیا ہے کہ ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کا کام کرنا پڑتا ہے اور اس پر بیسیوں لاکھ روپیہ سالانہ خرچ ہو جاتا ہے۔ پھر کوئی زمانہ ایسا تھا کہ ایک مسجد بنانے پر پانچ چھ ہزار روپیہ تک خرچ آتا تھا۔ لیکن اب یہ حالت ہے کہ ہالینڈ میں جو مسجد ہم نے بنائی ہے وہ ہیں نے عورتوں کے ذمہ لگائی تھی۔ میں نے انہیں کہا تھا کہ تم ۹۰ ہزار روپیہ دیدو۔ تو یہ مسجد تمہارے روپے سے بن جائیگی لیکن اس مسجد پر ایک لاکھ ۸۵ ہزار روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ اب عورتیں پریشان ہیں کہ ہم کیا کریں۔ انہوں نے ۹۰ ہزار روپیہ تو جمع کر لیا تھا۔ مگر اب ایک لاکھ آٹھ ہزار روپیہ اور چاہیئے۔

## بھی ضروریات ہیں

جن کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ تمہیں ساری دنیا کے فائدہ کیلئے بنایا گیا ہے۔ تمہارا کام امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام ابھی ساری دنیا کیلئے ہوگا۔ اور یہ تبھی ہو سکتا ہے کہ لوگ اپنی زندگیاں اس کام کیلئے وقف کریں۔ اور ایک جماعتی تنظیم موجود ہو جس کے ماتحت لوگوں سے روپیہ لیا جائے۔ اور اشاعت اسلام کے کام پر خرچ کیا جائے۔ اگر ایسا نہ ہو تو یہ کام نہیں ہو سکتا۔ مسلمانوں کیلئے مسجد بھی ایک ضروری چیز ہے۔ لیکن اگر کسی ملک میں دس بیس مسلمان ہو جائیں۔ تو وہ مسجد کا بوجھ کیسے برداشت کر سکتے ہیں۔ ایک مسجد پر لاکھوں روپیہ خرچ آتا ہے۔ اور دس بیس آدمیوں کیلئے اتنی بھاری رقم جمع کرنا بہت مشکل ہے۔ اس لئے یہ بوجھ

بھی ہمیں ہی اُٹھانا پڑے گا۔ میں نے

## اندازہ لگایا ہے

کہ فی الحال ہمیں صرف یورپ میں چالیس مساجد کی ضرورت ہے۔ اور اگر ایک مسجد کی تعمیر کے اخراجات کا اندازہ دو لاکھ روپیہ لگایا جائے تو ان چالیس مساجد کیلئے ۸۰ لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے۔ پھر صرف مساجد کا تیار کرنا ہی کافی نہیں۔ ان ممالک میں ہمیں اپنے مبلغ بھی رکھنے پڑیں گے۔ اور پھر لٹریچر کی اشاعت بھی کرنی پڑے گی۔ اور یہ بہت بڑا بوجھ ہے جو جماعت کو برداشت کرنا پڑے گا۔ شاید تم یہ سنکر گھبرا جاؤ۔ اور کہو کہ ہم اتنا بوجھ کیسے برداشت کر سکتے ہیں۔ سو تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب بیعت لینی شروع کی۔ تو اس وقت آپ نے چندوں کی بھی تحریک زبانی تھی۔ لیکن اسوقت کسی کو یہ خیال بھی نہیں آسکتا تھا۔ کہ اتنا بوجھ اُٹھایا جا سکتا ہے جتنا اس وقت جماعت اٹھا رہی ہے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ فوت ہوئے ہیں تو اس وقت بیرونی ممالک میں سے کسی ملک میں بھی ہمارا کوئی مبلغ نہیں تھا۔ گو اب پیغامیوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ

## ووکنگ مسلم مشن

آپ نے ہی قائم کیا تھا۔ حالانکہ خواجہ کمال الدین صاحب جو ووکنگ مسلم مشن کے بانی ہیں۔ ان کا اپنا بیان اخبار "مدینہ" بجنور میں چھپ چکا ہے۔ کہ

"یہ مسلم مشن ووکنگ اپنی بنا اپنے وجود۔ اپنے قیام کیلئے میری ذات کے سوا کسی اور جماعت یا شخصیت یا کسی انجمن کا مرہون احسان نہیں ہے میں نے اپنے ہی سرمایہ سے جو وکالت کے ذریعہ مجھے حاصل ہوا۔ اس مشن کو قائم کیا۔ اس کے متعلق نہ میں نے کسی سے مشورہ حاصل کیا۔ نہ کسی نے مجھے مشورہ دیا۔" (اخبار مدینہ بجنور ۱۳ر جون ۱۹۲۸ء)

یہ بیان میں نے الفضل میں بھی شائع کرا دیا تھا اور بتایا تھا۔ کہ خواجہ صاحب کا اپنا بیان یہ ہے کہ میں اپنی مرضی سے اور اپنے روپیہ سے وہاں گیا اور اشاعت اسلام کا کام کرتا رہا۔ اس میں کسی جماعت یا انجمن یا شخصیت کا احسان نہیں ہے۔

## اصل بات یہ ہے

کہ نواب رضوی صاحب نے جو ان دنوں بمبئی میں رہتے تھے۔ انہیں ایک سال کا خرچ دیا تھا کہ وہ انگلستان جائیں۔ اور ان کے مقدمہ کی پیروی کریں۔ ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ اگر وہ چاہیں۔ تو اسلام کی تبلیغ بھی کریں نواب رضوی کو اتفاقیہ طور پر دولت ہاتھ آگئی تھی۔ کیونکہ ان کی شادی نظام حیدر آباد عثمان علی خاں صاحب کی پھوپھی زاد بہن سے ہوئی تھی اور شادی بھی خفیہ طور پر ہوئی۔ نواب رضوی

چونکہ صرف ایک وکیل تھے۔ اس لئے نظام حیدر آباد یہ نہیں چاہتے تھے۔ کہ ان کی پھوپھی زاد بہن کی ان سے شادی ہو۔ وہ چونکہ بادشاہ تھے۔ اس لئے اسے اپنی ہتک خیال کرتے تھے۔ اور بیگم کے باپ کی چالیس پچاس لاکھ روپیہ سالانہ کی جائیداد تھی۔ اور اس نے اس جائیداد کا ایک بڑا حصہ نواب رضوی کو دے دیا تھا۔

## نواب رضوی

بمبئی آ گئے۔ اور نظام حیدر آباد نے انہیں عدالت میں نالش کرنے کی دھمکی دی۔ اس پر انہوں نے خواجہ کمال الدین صاحب کو سفر کے اخراجات کے علاوہ سال بھر کے قیام کے اخراجات بھی دیئے۔ تاکہ وہ انگلستان میں جا کر ان کا مقدمہ بھی لڑیں۔ اور اپنی خواہش کے مطابق تبلیغ بھی کریں۔ گویا خواجہ صاحب کو اتفاقی طور پر ایک ایسا آدمی مل گیا تھا جس نے انہیں ایک سال کا خرچ دے دیا تھا مگر اب یہ تو امید نہیں کی جا سکتی۔ کہ روز روز نظام حیدر آباد پیدا ہوں۔ اور وقار الملک ان کے پھوپھی ہوں۔ جنہیں چالیس پچاس لاکھ روپیہ سالانہ کی آمد ہو۔ پھر ان کی بیٹی بیوہ رہ جائے اور پھر نواب رضوی پیدا ہوں جو ان کی لڑکی سے شادی کرے۔ اور اپنی جائیداد کا ایک حصہ انہیں دے دے۔ اور وہ اس جائیداد کی آمد میں سے کچھ رقم ایک مبلغ کو دے دیں۔ تاکہ وہ انگلستان جا کر تبلیغ کرے یہ تو ایسی ہی بات ہے۔ جیسے کہتے ہیں۔ کہ کوئی لونڈی ایک دن اوپلے جمع کرنے کے لئے جنگل میں گئی۔ جن کو پنجابی میں "گوہے" کہتے ہیں۔ سردی کا موسم تھا ایک خرگوش سردی کی شدت کی وجہ سے ٹھٹھر کر کسی جھاڑی کے پاس بیہوش پڑا تھا۔ وہ لونڈی اوپلے جمع کرتی ہوئی وہاں پہنچی۔ تو خرگوش دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ اور اسے اُٹھا کر گھر لے آئی۔ گھر میں ہر فرد نے اس کی تعریف کی۔ اور کہا تم بڑی ہوشیار ہو۔ جو خرگوش اُٹھا لائی ہو۔ اس تعریف کی وجہ سے اس کا دماغ خراب ہو گیا۔ اور دوسرے دن صبح کو جب وہ پھر اوپلے جمع کرنے کے لئے جنگل میں جانے لگی۔ تو کہنے لگی بی بی میں گوہیاں نوں جاواں یا سئیاں نوں جاواں یعنی بی بی میں اوپلے اکٹھے کرنے جاؤں یا خرگوش اٹھانے کے لئے جاؤں۔ گویا اسے امید پیدا ہو گئی۔ کہ اب ہر روز اسے خرگوش مل جایا کریگے یہی مثال ہماری ہوگی۔ اگر ہم یہ کہیں کہ پھر کوئی نواب رضوی تلاش کریں۔ جو کوئی مبلغ باہر بھیج دے۔ نہ

## نظام حیدر آباد کی ریاست

قائم کی جا سکتی ہے۔ نہ نظام کی بہن کو بیوہ کیا جا سکتا ہے۔ اور نہ اس بیوہ کی بیٹی کو کسی احمدی وکیل سے بیاہا جا سکتا ہے۔ نہ ہر روز نواب رضوی پیدا ہو سکتا ہے جس سے اسکی خفیہ طور پر شادی ہو جائے۔ اور وہ اسے اپنی جائیداد کا ایک بڑا حصہ دیدے۔ اور نظام حیدر آباد سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ نواب رضوی کو نالش کی دھمکی دے۔ اور پھر نواب رضوی کو اپنا مقدمہ لڑنے کے لئے خواجہ کمال الدین صاحب جیسا آدمی مل جائے۔ اور وہ اسے انگلستان بھجوا دے۔ اور اسے ایک سال کے قیام کا خرچ اور سفر کے اخراجات بھی دیدے۔ یہ بہت دور کا اتفاق ہے۔ جو ہزاروں سال کے بعد ہی میسر آ سکتا ہے۔ لیکن یہاں تو سینکڑوں مبلغ بھجوانے ہوں گے۔ اور روزانہ مبلغ بھجوانے کے لئے

## تحریک جدید ہی کام دے سکتی ہے

وہی تحریک جدید جس نے ساری دنیا کا بوجھ اٹھایا ہوا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ تحریک جدید کے دفاتر کے کام پر میں خوش ہوں۔ ہالینڈ کی مسجد کو ہی لے لو۔ میرے نزدیک اگر تحریک جدید کے افسر احتیاط سے کام لیتے تو ایک لاکھ پندرہ ہزار روپے میں مسجد بن جاتی۔ اور عورتوں پر زیادہ بوجھ نہ پڑتا۔ لیکن بہر حال تحریک جدید کے ذریعہ

## ایک نہایت اہم اور قابل تعریف کام

ہو رہا ہے۔ اور جماعت کو اسے ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہیئے۔ اور اس میں حصہ لینا چاہیئے۔ تاکہ وہ تبلیغ اسلام کو ساری دنیا میں پھیلا سکے۔ اس سال سکنڈے نیویا میں ایک نیا مشن کھولا گیا ہے اور ایسے سامان پیدا ہو رہے ہیں کہ شاید ہمیں اپنے خرچ پر کچھ اور مبلغ بھی امریکہ بھجوانے پڑیں۔ کیونکہ امریکہ میں مبلغوں کی بڑی مانگ ہے۔ لیکن امریکن احمدی ان کا خرچ برداشت نہیں کر سکتے۔ اگرچہ مغربی ممالک میں سے امریکہ ہی ایک ایسا ملک ہے۔ جو ایک حد تک تبلیغ کا بوجھ اٹھا رہا ہے۔ وہاں کے مشن کا خرچ ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ کے قریب ہے لیکن وہ قریباً دو تہائی بوجھ اٹھا رہا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں جماعت تھوڑی ہے۔ امریکہ کی جماعت کے کل ۵۰۰ افراد ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ۵۰۰ افراد کے ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ کا بوجھ برداشت کرنا مشکل ہے۔ اس لئے لازمی طور پر ہمیں بھی ان کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ اگر اور مبلغ گئے۔ تو اور خرچ ہوگا۔ پھر ایک اور علاقے میں بھی تبلیغ کے رستے کھل رہے ہیں۔ اور کچھ وقت ...... کے بعد وہاں باقاعدہ مشن قائم کیا جا سکے گا۔ اسی طرح چین سے ایک بڑے عالم کا عربی اور انگریزی میں خط آیا ہے۔ جس میں اس نے اپنے ملک میں احمدیت کی اشاعت کی طرف توجہ دلائی ہے علاوہ ازیں مسالیا میں بھی بعض نوجوان لٹریچر کے ذریعہ

احمدی ہوئے ہیں۔ اور تازہ اطلاع آئی ہے کہ وہاں طلباء کی ایک انجمن ہے۔ جس کے آٹھ ممبر لٹریچر کے ذریعہ احمدی ہو گئے ہیں۔ اور ان میں سے بعض نے دین کی اشاعت کے لئے اپنی زندگی بھی وقف کی ہے۔ اور وہ ربوہ آ کر تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں اب اگر وہ ربوہ آ کر تعلیم حاصل کریں گے تو ان کے یہاں قیام کے اخراجات بھی دینے پڑیں گے۔ اور ایک طرف کا کرایہ بھی دینا پڑے گا۔ اس طرح ۲۵۔۳۰ ہزار روپیہ کا خرچ اور بڑھ جائے گا۔ غرض ہمارا اشاعتِ اسلام کا کام ہر روز بڑھے گا اور اخراجات بھی بڑھیں گے۔ جو آپ کو بہرحال برداشت کرنے پڑیں گے ہمارے ملک میں ایک مثال ہے۔ اور وہ بڑی سچی ہے کہ اونٹ شور مچاتے ہی لادے جاتے ہیں۔ اسی طرح تم بھی چاہے کس قدر شور مچاؤ۔ تمہیں تبلیغ کا کام بہرحال کرنا پڑے گا۔ اس سے تمہارا پیچھا نہیں چھوٹے گا۔ کیونکہ جب تم احمدی ہوئے تھے۔ تو تم نے مان لیا تھا۔ کہ نحن خیر امۃ ہم بہترین امت ہیں۔ اور اگر تم

## بہترین امت

ہو۔ تو تمہیں وہ کام کرنا پڑیگا۔ جو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بہترین امت کا بیان کیا ہے۔ یا تو تم کہدو کہ ہم اچھے نہیں۔ ہم سے عیسائی اور یہودی اچھے ہیں اور یا یہ کہو۔ کہ ہم اچھے ہیں۔ اور اگر تم اچھے ہو۔ تو اشاعتِ اسلام کا کام بھی کرنا پڑے گا۔

اس تمہید کے بعد میں تحریک جدید کے نئے سال کے چندہ کا اعلان کرتا ہوں۔ اور تحریک کرتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ دوست زیادہ سے زیادہ اس میں چندہ لکھوائیں۔ اور پھر اسے جلد ادا کرنے کی کوشش کریں۔ تا کہ پچھلا بوجھ بھی اتر سکے۔ اور آئندہ سال تبلیغ کا کام بہتر طور پر ہو سکے۔ اور

## خدام اور انصار

کے ذمہ لگاتا ہوں۔ کہ وہ سارے دوستوں میں تحریک کر کے زیادہ سے زیادہ وعدے جلد سے جلد لکھوائیں اور خدا کرے کہ نومبر کے آخر تک ان کو وعدہ کی لسٹیں پورا کرنے کی توفیق مل جائے۔ اور دسمبر کے آخر میں تحریک جدید یہ اعلان کر سکے۔ کہ اسکی ضرورتیں پوری ہو گئی ہیں۔ پچھلے سال میں نے تحریک جدید کا بجٹ بڑی احتیاط سے بنوایا تھا۔ لیکن پھر بھی پتہ لگا ہے۔ کہ تحریک جدید پر بصیغہ امانت اور بعض دوسری مدات کا دو لاکھ چالیس ہزار روپیہ قرض ہے۔ اسلئے قربانی اور ہمت کی ضرورت ہے مگر گھبراؤ نہیں۔ خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ تمہیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی مالی حالت بہتر بنائے۔ اور تمہیں مزید لاکھوں بھائی عطا فرمائے جن کے ساتھ مل کر تم اس بوجھ کو آسانی کے ساتھ اٹھا سکو۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہمارے زمیندار بھی یورپ کے زمینداروں

کی طرح محنت کریں۔ تو ہماری آمد میں سو گنا اضافہ ہو سکتا ہے۔ یورپ کے بعض ممالک میں فی ایکڑ تین تین ہزار روپیہ آمد ہے۔ اور ہماری جماعت کے پاس ڈیڑھ لاکھ ایکڑ سے زیادہ زمین ہے اگر ہمارے زمینداروں کی آمد بھی تین تین ہزار روپیہ فی ایکڑ ہو تو ان کی آمد ساڑھے پینتالیس کروڑ روپیہ سالانہ ہو جاتی ہے۔ اگر وہ اس کا چھ فی صدی چندہ دیں۔ تو جماعت کا چندہ دو کروڑ ستر لاکھ بن جاتا ہے۔ اور اگر دس فی صدی دیں۔ تو جماعت کا چندہ چار کروڑ پچاس لاکھ روپیہ سالانہ بن جاتا ہے۔ پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے

## جماعت روز بروز بڑھ رہی ہے

گو جماعت کے لوگ تبلیغ میں سستی کرتے ہیں لیکن پھر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے لوگوں کے کانوں میں احمدیت کی تعلیم ڈالتے رہتے ہیں۔ اور وہ کھینچے ہوئے احمدیت کی طرف آ جاتے ہیں۔ اگر ہمارے زمیندار محنت کریں۔ تو خود بھی انہیں فائدہ ہوگا یعنی ان کی مالی حالت بہتر ہو گی اور ان کے بچے تعلیم پائیں گے۔ اور ساتھ ہی تبلیغ بھی ہو گی۔ اور وہ کنتم خیر امۃ میں داخل ہو جائیں گے۔ اور ان کا نام خدا تعالیٰ کے حضور پہلے نمبر پر لکھا جائے گا۔ دیکھو۔ اگر تم زیادہ نمازیں پڑھو گے۔ تو اس کا ثواب صرف تمہارے حساب میں لکھا جائے گا۔ لیکن اگر تم زیادہ تبلیغ کرو گے۔ تو ساری دنیا اس سے فائدہ اٹھائے گی۔ اور ساری دنیا کے ثواب میں تم شریک ہو جاؤ گے۔

## میں دیکھتا ہوں

کہ جماعت کے بعض دوست ایسے ہیں۔ جو شاید دو روپیہ چندہ دیتے ہیں۔ لیکن جب کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں۔ تو

## بڑے فخر سے

سینہ پر ہاتھ مار کر کہتے ہیں۔ کہ ہم امریکہ میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ جرمنی میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ انگلینڈ میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ سوئٹزرلینڈ میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ انڈونیشیا میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ ان کی مثال ویسی ہی ہوتی ہے جیسے کہتے ہیں کہ کسی زمیندار کے ہاں شادی تھی۔ ہمارے ہاں رواج ہے کہ شادیوں پر لوگ نیوتا دیتے ہیں۔ اس شادی پر ایک نند اور ایک بھاوج دو عورتیں گئیں۔ نند غریب تھی۔ اس نے ایک روپیہ نیوتا دیا۔ لیکن بھاوج امیر تھی اس نے بیس روپے نیوتا دیا۔ کسی نے نند سے پوچھا بہن تم نے کتنا نیوتا دیا ہے۔ تو اس نے بڑے فخر سے کہا۔ میں نے تے بھابی اکیس۔ اسی طرح ان لوگوں کی مثال ہے مجالس میں بیٹھ کر وہ بڑے فخر سے کہیں گے

کہ ہم فلاں فلاں ملک میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ لیکن جب ان سے پوچھا جائے کہ تم نے اس کام کے لئے کتنا چندہ دیا ہے۔ تو بعض دفعہ وہ کہیں گے ہم نے آٹھ آنے دیئے تھے۔ وہ بھول جاتے ہیں کہ یہ تبلیغ ان لوگوں کے ذریعہ ہو رہی ہے جو ہزاروں روپیہ اس کام کے لئے دے رہے ہیں۔ شادیاں ہوتی ہیں۔ عقیقے ہوتے ہیں۔ تو لوگ بڑے شوق سے روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر وہ اپنے دل میں

## اشاعت اسلام کی سچی تڑپ رکھیں

تو تبلیغ کے لئے کیوں نہیں دے سکتے۔ ابھی تھوڑے دن ہوئے مجھے افریقہ کے ایک احمدی دوست ملے انہوں نے کہا آپ نے رخصتانہ کے موقعہ پر لڑکی والوں کو کھانا کھلانے کی بالکل ممانعت کر دی ہے۔ حالانکہ ہمارا وہاں بہت اثر ہے۔ اور گورنر اور بڑے بڑے عہدہ دار ہمیں اپنے ہاں بلاتے ہیں۔ اگر ہم انہیں اپنے ہاں نہ بلائیں۔ تو وہ ہمیں طعنہ دیتے ہیں کہ تم لوگ ہماری دعوتیں تو کھا جاتے ہو اور اپنی باری آئے تو ہمیں نہیں کھلاتے۔ ہماری مالی حالت پاکستان سے بہت اچھی ہے۔ آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم ایسے موقعوں پر گورنروں اور دوسرے عہدیداروں کو اپنے ہاں دعوتوں میں بلا لیا کریں۔ تا کہ وہ ہمیں طعنہ نہ دے سکیں کہ ہم ان کو اپنے ہاں نہیں بلاتے۔ پھر ہمارے ہاں چار چار پانچ پانچ میل پر مکانات ہوتے ہیں۔ اگر اس قسم کے مواقع پر آنے والوں کو کھانا نہ کھلایا جائے تو بڑی عجیب بات معلوم ہوتی ہے میں نے انہیں کہا کہ وہ اپنے ملک کے حالات لکھ کر بھیجدیں تو ان پر غور کر لیا جائے گا۔ یورپ میں بھی پانچ پانچ سات سات میل پر کوٹھیاں ہوتی ہیں۔ اگر اس قسم کے مواقع پر کوئی شخص ایک لمبا فاصلہ طے کر کے کسی کے گھر جائے۔ تو اسے کھانا نہ کھلایا جائے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ اس دن فاقہ سے رہے۔ میں نے اس واقعہ کا سید عبد الرزاق شاہ صاحب سے ذکر کیا جو کینیڈا میں رہ چکے ہیں۔ تو انہوں نے بتایا کہ اس دوست کی بیٹی کی شادی تھی تو انہوں نے جو دعوت کے خرچ کا اندازہ لگایا تھا وہ سات ہزار روپیہ تھا میں نے وہ خرچ اڑا دیا اور اس طرح ان کی شادی بغیر خرچ کے کروا دی۔ بہرحال

## افریقہ میں امارت ہے۔

اور لوگوں کے پاس روپیہ ہے اور پھر وہ لوگ قربانی بھی کرتے ہیں۔ اگر اس علاقہ میں ہماری جماعت موجودہ جماعت سے دس گنا ہو جائے۔ تو صرف افریقہ کی جماعت کا چندہ بیس پچیس لاکھ روپیہ سالانہ ہو جاتا ہے۔ اور اگر امریکہ میں بھی موجودہ جماعت دس گنا ہو جائے تو ان کا چندہ بھی بیس پچیس لاکھ روپیہ سالانہ ہو جاتا ہے اور وہ تبلیغ کا بوجھ اٹھا سکتے ہیں۔ لیکن یاد رکھو ایک وقت تک یہ بوجھ صرف تمہیں ہی برداشت کرنا ہوگا۔ کیونکہ

اس ملک میں خدا تعالیٰ نے اپنا مامور بھیجا ہے اور خدا تعالیٰ اس ملک کو عزت دینا چاہتا ہے۔ لوگ چاہے کتنا شور کریں اور کہیں کہ ہم اتنا بوجھ برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن بہرحال انہیں یہ بوجھ اٹھانا پڑیگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس ملک کو عزت دینا چاہتا ہے۔ اور اس نے اس ملک کو اپنے لئے چن لیا ہے۔ تمہارے پیچھے جو لوگ آئینگے وہ کہیں گے کہ کاش یہ کام ہمارے زمانہ میں ہوتا تو ہم اسے سرانجام دیتے۔ معلوم نہیں کہ تمہیں پرانے واقعات کو پڑھ کر ایسی تحریک ہوتی ہے یا نہیں لیکن میں تو جب بھی پرانے واقعات پڑھتا ہوں تو میرے

## دل میں جوش پیدا ہوتا ہے

کہ کاش میں اس وقت ہوتا اور قربانی کرتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تو کوئی بے عزتی نہیں کر سکتا کیونکہ آپ خدا تعالیٰ کے ایک عظیم الشان نبی تھے۔ لیکن ظاہر ہے کفار نے آپ کو اذیت پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ میں تو جب بھی ان واقعات کو پڑھتا ہوں میرا دل چاہتا ہے کہ کاش میں اس وقت ہوتا اور وہ ماریں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو پڑیں مجھے پڑتیں۔ اسی طرح تمہاری اگلی نسل آئے گی تو وہ لوگ بھی کہیں گے کہ کاش وہ اس وقت ہوتے اور جو قربانیاں تم کر رہے ہو وہ کرتے۔ لیکن اس وقت وہ تو موجود نہیں تحریک تمہارے سامنے کی جاتی ہے مگر ایک زمانہ ایسا ضرور آئے گا کہ تمہارے پوتے اور پڑپوتے اور ہمسایئے حسرت سے کہیں گے کہ ہمارے باپ دادوں نے اسلام کے لئے وہ قربانیاں نہیں کیں جو کرنی چاہیئے تھیں۔ اگر ہم اس وقت ہوتے تو ہم ان سے بڑھ کر قربانیاں کرتے۔ بالعموم یہ فقرہ جھوٹا ہوتا ہے کیونکہ کہنے کو تو یہ فقرہ انسان کہہ دیتا ہے لیکن وقت آنے پر اس پر عمل نہیں کرتا تاریخ میں ہمیں

## صرف ایک مثال

ایسی ملتی ہے کہ ایک شخص نے یہ فقرہ کہا اور پھر وقت آنے پر اسے سچا کر دکھایا اور وہ حضرت مالک رضی اللہ عنہ تھے۔ جنگ اُحد میں ایک موقعہ پر صحابہ رض کی غلطی کی وجہ سے دشمن آگے بڑھ آیا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب آ کر پتھر پھینکنے لگا۔ آپ کے پاس ۱۰۔ ۲۰ کے قریب مسلمان کھڑے تھے۔ انہوں نے وہ پتھر اپنی چھاتیوں پر کھانے شروع کئے۔ لیکن پھر بھی کچھ پتھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جا لگے۔ آپ اس وقت حفاظت کی غرض سے خود پہنے ہوئے تھے۔ ایک پتھر اس خود پر لگا اور خود کا کیل آپ کے سر میں گھس گیا آپ بے ہوش ہو کر ان صحابہ رض کی لاشوں پر جا پڑے جو آپ کے اردگرد لڑتے ہوئے شہید ہو چکے تھے۔ اس کے بعد کچھ اور صحابہ رض آپ کے جسم کی حفاظت کرتے ہوئے شہید ہوئے اور ان کی لاشیں آپ کے جسم پر جا گریں مسلمانوں نے آپ کو

کے جسم کو لاشوں کے نیچے دبا ہوا دیکھ کر خیال کیا کہ آپ شہید ہو گئے ہیں۔ یہ خبر آناً فاناً تمام مسلمانوں میں پھیل گئی۔ اور وہ اس شہادت کی خبر اپنے اور گرد کے صحابہؓ کو پہنچانے کے لئے ادھر ادھر بھاگ پڑے۔

### جب یہ خبر مدینہ میں پہنچی

تو شہر کے مرد اور عورتیں اور بچے سب پاگلوں کی طرح شہر سے باہر نکل آئے اور احد کے میدان کی طرف دوڑ پڑے۔ اس وقتی شکست کے وقت جو صحابہؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے تھے اور جنہیں کفار کے لشکر کا ریلا دھکیل کر پیچھے لے آیا تھا۔ ان میں حضرت عمرؓ بھی تھے۔ ان کے کانوں میں بھی یہ خبر پہنچی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں۔ اور وہ شخص جس نے بعد میں قیصر و کسریٰ کی حکومتوں کو تہ و بالا کر دیا تھا۔ ایک پتھر پر بیٹھ کر بچوں کی طرح رونے لگ گیا۔ اتنے میں حضرت مالکؓ ان کے پاس گئے۔ حضرت مالک جنگ بدر میں شامل نہیں ہو سکے تھے اور جب کبھی صحابہ اس بات کا ذکر کرتے کہ ہم نے اس جنگ میں یہ قربانی کی ہے تو

### حضرت مالکؓ

غصہ میں آجاتے اور جوش کی حالت میں ٹہلنے لگ جاتے اور کہتے تم نے کیا قربانی کی ہے اگر میں اس وقت ہوتا تو تمہیں دکھاتا کہ کس طرح لڑا کرتے ہیں

### دنیا میں عام قاعدہ یہ ہے

کہ بلند بانگ دعوے کرنے والے اپنے دعوے کو پورا نہیں کرتے۔ لیکن جنگ احد میں جب وقتی طور پر مسلمانوں کو شکست ہوئی تو اس کا حضرت مالکؓ کو پتہ نہیں لگا۔ وہ اسلامی لشکر کی فتح کے وقت ہی پیچھے ہٹ گئے تھے اور چونکہ صبح سے انہوں نے کچھ کھایا نہیں تھا جب فتح ہو گئی۔ تو وہ چند کھجوریں لے کر پیچھے کی طرف چلے گئے۔ تاکہ انہیں کھا کر اپنی بھوک دور کریں۔ وہ فتح کی خوشی میں ٹہل رہے تھے اور کھجوریں کھا رہے تھے کہ ٹہلتے ٹہلتے وہ حضرت عمرؓ کے پاس جا پہنچے اور حضرت عمرؓ کو بچوں کی طرح روتے دیکھ کر کہا۔ عمر! اللہ تعالیٰ نے اسلام کو فتح دی ہے اور تم رو رہے ہو۔ حضرت عمرؓ نے کہا۔ مالکؓ تم شاید پہلے میدان سے ہٹ آئے ہو۔ بے شک دشمن بھاگ گیا تھا اور مسلمانوں نے فتح پائی تھی۔ لیکن بعد میں دشمن نے اچانک مسلمانوں پر حملہ کیا جس کے نتیجہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں۔ اس پر مالکؓ نے کہا۔ عمرؓ اگر ایسا تھا تو ٹھیک ہے تو پھر بھی یہ رونے کا وقت نہیں۔ جہاں ہمارا آقا گیا ہے ہمیں بھی وہیں جانا چاہیئے۔ ان کے ہاتھ میں اس وقت آخری کھجور تھی۔ اسے نیچے پھینکتے ہوئے آپ نے کہا۔ مجھ میں اور جنت میں اس کھجور کے سوا اور کونسی چیز حائل ہے۔ یہ کہہ کر آپ نے تلوار سونت لی۔ اور دشمن کی صفوں میں گھس گئے۔ دشمن کا لشکر تین ہزار کی تعداد میں تھا۔ لیکن حضرت مالکؓ اکیلے ہی اس پر حملہ آور ہوئے۔ اور اس کی صفوں کو چیرتے ہوئے چلے گئے۔ آپ زخمی ہو کر گرتے۔ مگر پھر کھڑے ہو جاتے۔ اور دشمن پر حملہ کرتے۔ یہاں تک کہ اسی لڑائی میں آپ شہید ہو گئے۔ بعد میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہؓ کو حکم دیا۔ کہ وہ مالک کی لاش تلاش کریں۔ لیکن باوجود تلاش کے لاش نہ ملی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ ہدایت کی۔ کہ جاؤ اور مالکؓ کی لاش تلاش کرو۔ وہ گئے لیکن پھر بھی لاش نہ ملی۔ آخری تیسری دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر تلاش کا حکم دیا۔ صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ ہمیں ایک لاش ملی ہے جس کے ستر ٹکڑے ہیں لیکن ہمیں کوئی ایسی علامت نہیں ملی جس کی وجہ سے ہم پہچان سکیں کہ وہ لاش کس کی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مالکؓ کی بہن کو ساتھ لے جاؤ۔ چنانچہ صحابہؓ مالکؓ کی بہن کو ساتھ لے گئے۔ اور اس نے ایک کٹی ہوئی انگلی کے ایک نشان سے مالکؓ کی لاش کو پہچانا اور کہا یہ میرے بھائی کی لاش ہے تو دیکھو اسلام کے ابتدائی زمانہ میں مسلمانوں نے قربانیاں کیں۔ تو مالکؓ نے کہا۔ اگر میں اس وقت ہوتا۔ تو تم سے بڑھ کر قربانی کرتا۔ اور پھر بعد میں جب وقت آیا تو انہوں نے اپنے

### اس دعوے کو پورا کر دکھایا

تمہارے دل میں بھی یہ خیال آتا ہوگا۔ کہ اگر ہم فلاں موقع پر ہوتے تو یوں قربانی کرتے۔ مگر اب اللہ تعالیٰ نے تمہیں وہ موقعہ دیدیا ہے۔ جو دوسروں کو نہیں ملا۔ اگر غیر احمدی ایسا کہیں۔ تو وہ معذور ہیں کیونکہ انہیں موقع نہیں ملا۔ لیکن تم نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ تمہیں خدا تعالیٰ نے اس بات کا موقع دیدیا ہے کہ تم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ . . . کی سی قربانیاں کرو۔ اس وقت تلوار کا جہاد تھا۔ اور اب

### تبلیغ اسلام کا جہاد ہے

اس وقت عیسائیت نے اسلام کو اس قدر کمزور کر دیا ہے کہ جب تک ہم پاگلوں کی طرح باہر نہ نکلیں اسلام غالب نہیں آ سکتا۔ پھر عیسائی تعداد کے لحاظ سے بھی ہم سے بڑھ گئے ہیں۔ روپیہ کے لحاظ سے وہ مسلمانوں سے ہزاروں گنا زیادہ ہیں۔ سیاست کے لحاظ سے بھی وہ مسلمانوں سے زیادہ طاقتور ہیں۔ پس جب تک نوجوان اپنی زندگیاں وقف کر کے باہر نہ نکلیں اور وہ دین کی خدمت کے لئے تیار نہ ہوں اس وقت تک یہ کام نہیں ہو سکتا جب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث نہیں ہوئے تھے۔ ہمارے پاس کوئی ایسا رستہ نہیں تھا جس پر چل کر ہم صحابہؓ کی سی قربانیاں کر سکیں۔ مگر اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل ہمیں وہ رستہ مل چکا ہے اور آپ نے تبلیغ اسلام کا ایک سلسلہ قائم کر دیا ہے۔ اب اس ذریعہ سے ہر احمدی کو موقعہ مل گیا ہے کہ وہ صحابہؓ کی طرح کہہ سکے کہ اگر میں فلاں موقع پر ہوتا تو اس طرح اپنی جان اور

### مال کی قربانی

پیش کرتا۔ آخر مال کی قربانی یہ تو نہیں کہ کوئی شخص اپنی دولت لے کر گٹھڑی میں باندھے اور کنوئیں میں ڈال دے یا جان کی قربانی کا یہ مطلب تو نہیں کہ گلے میں رسہ ڈال کر خودکشی کرے۔ بلکہ مال کی قربانی یہ ہے کہ وہ اپنا مال اشاعت اسلام کرنے والوں کو دے۔ اس طرح اس کا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ ہوگا اور سلسلہ کو بھی اس کا فائدہ ہوگا اور جان کی قربانی یہ ہے کہ وہ غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے نکل جائے اور اپنی ساری زندگی اسی کام میں صرف کر دے۔ اگر وہ ایسا کرتا ہے۔ تو وہ خدا تعالیٰ کی

### برکتوں کا وارث

ہو جاتا ہے۔ پس تمہیں خدا تعالیٰ نے جان اور مال قربان کرنے کا موقعہ بہم پہنچا دیا ہے۔ بعض پچھلے علماء نے غلط فہمی سے یہ کہا ہے کہ جان کی قربانی صرف یہ ہے کہ تلوار سے جہاد کیا جائے حالانکہ چاہے کوئی اپنی جان کو چھری سے ذبح کرے۔ چاہے اسے وطن چھوڑنے کی صورت میں قربان کرے اور چاہے وہ دشمن کی گالیاں سنے اور اس کی اذیتیں برداشت کرے یہ سب چیزیں جان کی قربانی میں شامل ہیں۔ بہرحال اس وقت جو تمہیں جان اور مال قربان کرنے کا موقعہ ملا ہے اس کی نظیر پچھلے زمانہ میں نہیں ملتی۔ صحابہؓ کے زمانہ میں اس کی بے شک نظیر ملتی ہے۔ لیکن اس کے بعد کے زمانہ میں لوگوں کو بہت کم موقعہ جان اور مال قربان کرنے کا ملا ہے۔ اب پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے صحابہؓ کی طرح جان اور مال قربان کرنے کا موقعہ پیدا کیا ہے تاکہ ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کر کے تامرون بالمعروف و تنہون عن المنکر والے حکم کو پورا کیا جا سکے۔ پس میں تمام

### دوستوں کو تحریک کرتا ہوں

کہ وہ تحریک جدید کے نئے سال میں بڑھ چڑھ کر وعدے لکھوائیں۔ اور پھر انہیں سو فیصدی پورا کریں۔ مجھے پچھلے ہفتہ میں خدام میں بھی تقریریں کرنی پڑی ہیں۔ اور اب انصار اللہ کے اجتماع میں بھی جانا ہے اس لئے میں کوئی لمبی تقریر نہیں کر سکتا۔ مختصر طور پر دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہ ثواب حاصل کرنے کے دن ہیں تم ثواب حاصل کر لو۔ اور پھر یہ ایسے دن ہیں کہ تمہارے بعد میں آنے والی نسل در نسل اس پر فخر کریں گی اور خدا تعالیٰ کی برکتیں تم پر نازل ہوں گی۔ اگر آج تم اسلام کی خاطر قربانی کرتے ہو۔ تو تم اپنی آئندہ نسل کے لئے قربانی کا رستہ کھولتے ہو۔ اور پھر اس کی نسل کے لئے اور پھر اس نسل کی نسل کے لئے رستہ کھولتے ہو۔ اور اس طرح سو پشت تک تمہاری نسل

### خدا تعالیٰ کی برکات کی وارث

ہوتی چلی جائے گی۔ اس تمہید کے ساتھ میں خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں۔ تم یہ مت خیال کرو کہ یہ بوجھ تمہاری طاقت سے بالا ہے۔ تم ہمت کر کے آگے آؤ اور بے دریغ اپنی جانوں اور مالوں کو قربان کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری محنتوں کے نتائج میں برکت دیگا اور تمہیں اپنے انعامات سے حصہ دیگا۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ تمہارے حوصلوں کو بلند کرے اور جماعت کی تعداد کو بھی زیادہ کرے تا تمہارے اور بھائی بھی آگے آئیں اور اس بوجھ کو اٹھانے کے قابل ہوں۔ اس وقت کا بسے صرف چالیس پچاس مبلغ غیر ممالک میں کام کر رہے ہیں۔ خدا کرے تم اپنی زندگیوں میں دیکھ لو کہ ان کی تعداد لاکھوں تک ہو گئی ہے اور کروڑوں کروڑ عیسائی احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو چکی ہے

نماز جمعہ کے بعد حضور نے

### نواب عبدالرحمٰن خانصاحب آف مالیر کوٹلہ کا جنازہ غائب

پڑھا۔ اس موقع پر حضور نے اُن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ عبدالرحمٰن خانصاحب جو نواب محمد علی خان صاحب کے بڑے بیٹے تھے ان کے متعلق آج اطلاع ملی ہے کہ وہ مالیر کوٹلہ میں فوت ہو گئے ہیں۔ وہ پچھلے سال جلسہ سالانہ پر ربوہ آکر مجھے ملے تھے۔ انہیں

### اینڈسے سائٹس کا دورہ ہوا

لیکن علاج کے باوجود درد بڑھتا گیا۔ جب ڈاکٹر لوگ ان کی صحت سے مایوس ہو گئے۔ تو گھر والوں نے ارادہ کیا کہ انہیں پاکستان لے آئیں۔ لیکن ابھی وہ یہاں لانے کی تیاری ہی کر رہے تھے کہ فوت ہو گئے۔ میں نماز جمعہ کے بعد ان کا جنازہ پڑھاؤں گا +

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کے

# چند سنہری کارنامے

(از محترمہ عائشہ سلطانہ صاحبہ ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی اہلیہ مکرم سید یوسف الدین صاحب فانگر آباد دکن)

بخوبی ہمچو تابندہ باشی
بملک دلبری پائندہ باشی

پچھلے دنوں رسالہ خالد ربوہ نے اپنے خلافت نمبر کے لئے بڑے خاص دھوم سے مضامین طلب کئے تھے۔ اور جس عنوان کا اعلان کیا گیا وہ یہ تھا کہ "مجھے خلیفہ محمود سے کیوں محبت ہے"؟ ظاہر ہے کہ اس عنوان کے تحت حضور اقدس کی مکمل شخصیت کی نہ معلوم کتنی بھرپور تفسیریں لکھی جائیں گی۔ بھلا کون ہوگا جو اس حسین حقیقت کے انکشاف کے موقع پر بغیر کچھ کہے رہ جائے۔ اراکین جماعت کے علاوہ دنیائے انسانیت کے طول و عرض میں بھی ہزاروں دل و دماغ آج ان کی محبت سے سرشار ہیں۔ اور ان کی ہستی کے قدردانوں میں شمار ہونا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں۔ ہر وہ فطرت جو جتنی زیادہ حیوانیت سے پاک و منزہ ہوگی وہ حضور سے اتنی ہی زیادہ محبت۔ عقیدت و ارادت رکھے گی۔ وہ لوگ جو اسلام کو صحیح سمجھتے ہیں اور جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارک کا بغور مطالعہ کیا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زندگی کے آئینے میں اس کا جیتا جاگتا نمونہ آج بھی دیکھ سکتے ہیں یہ اور بات ہے کہ اس چند روزہ زندگی کے سود و زیاں کے اندیشے کے خوف سے کوئی زبان کھولنے سے ڈر جائے یا اگر زبان کھولے بھی تو حق بات نہ کہہ سکے لیکن اگر حق شناسی و حق گوئی انسان کی سرشت میں ہو تو کون اس سے انحراف کرسکتا ہے کہ وہ نور جو اس روئے تاباں پر منور ہے وہ آج دنیا کے کسی دوسرے چہرے پر بھی کبھی کسی نے دیکھا ہے؟ دور کیوں جائیں۔ ہندوستان و پاکستان میں ہزار ہا مذہبی پیشوا ہمارے پڑے ہیں۔ اگر ہم آنکھیں کھول کے اور عقل کے پردے اٹھا کر انہیں سے حضور کا مقابلہ دیکھ لیں تو ہم سمجھ سکتے ہیں کہ یہی وہ ہستی ہے جس کے ہاتھ اتنے پاک ہیں۔ کہ اسلام کے بنیادی پتھر جو اپنی جگہ سے سرک چکے ہیں ان کو پھر سے ان جگہوں پر نصب کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئی ہے۔

ایک دن یونہی کسی آغا خانی خوجہ کی بیوی نے دوران گفتگو میں بڑے فخر سے کہا کہ ہمارا ... حاضر امام تو حضرت علی رض کی ۴۸ ویں پیڑھی ہیں۔ میں نے کہا ضرور ہوں گے۔ لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ اسلامی شریعت سے تو ۴۸ کوس دور ہیں۔ پھر میں نے حضور اقدس سے ان کا مقابلہ شروع کیا تو تین points کے بعد وہ بالکل خاموش ہوگئیں۔

اصل بات یہ ہے کہ وہ ارادت اور عقیدت جو ہمیں حضور سے ہے محض اس لئے ہی نہیں ہے کہ آپ مسیح موعود علیہ السلام کے نور چشم ہیں۔ یا آپ خلیفہ اول رض کے شاگرد رشید ہیں۔ بلکہ ہمارے دل اس لئے اس آستانہ پر سرنیاز خم کئے ہوئے ہیں اور انشاء اللہ اس وقت تک جھکے رہیں گے جب تک ہم زندہ ہیں، کہ حضور آج اسلام کے سب سے بڑے مجاہد ہیں۔ آپ نے تبلیغ اسلام اور اشاعت قرآن کے لئے وہ کچھ کیا ہے جو آج ۴۵ کروڑ مسلمانوں میں سے کسی ایک نے بھی نہیں کیا۔ اگر میں مختصر اً کہوں تو جماعت اور اسلامی دنیا آج صرف اتنا ہی یاد کر لے کہ اس مجاہد نے جب حضرت مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لوائے احمدیت حضرت خلیفہ اول رض کے ہاتھ سے لے کر سنبھالا اس وقت محدودے چند مخلصین ہم رکاب تھے اور خزانے میں چند آنے کے پیسے تھے اور آج، آج احمدیت ایک تناور درخت ہے۔ آج احمدیت ایک بہتا ہوا مضبوط دھارا ہے۔ آج احمدیت ایک شعلۂ جوالہ ہے۔ ظاہر ہے کہ کس کی سرپرستی۔ کس کی راہنمائی نے اسے بام عروج پر پہنچایا؟

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ؟

آپ حضور کے بے شمار کارہائے نمایاں میں سے صرف ایک تفسیر قرآن ہی اٹھا لیجئے۔ اور تمام گذشتہ تفسیروں سے اس کا مقابلہ کیجئے۔ بے اختیار آپ کا دل گواہی دے گا کہ محض یہ گراں بہا خدمت ہی کافی ہے کہ "محمود" کو "مقام محمود" پر پہنچا دے۔ اب بھلا کس کے بس کی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کے انعاموں کی بارش کو روک سکے۔ اور اس کے فضلوں سے اس کی منتخب کردہ ہستی کو محروم کرسکے اس کے فضلوں اور انعاموں ہی نے تو اس بے مثال ہستی کو بنایا ہے۔ بقول مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک

اک قطرہ اسکے فضل نے دریا بنا دیا
"وہ" خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا

اب کس کی ہستی ہے کہ وہ "ثریا" کو بام عروج سے نیچے کھینچ سکے۔ ایک اللہ رکھا نہیں ایک ہزار اللہ رکھا بھی پیدا ہو جائیں اور اس کا ساتھ دینے کے لئے دین و دنیا سے ٹھکرائی ہوئی چند ہستیوں کے علاوہ لاکھوں مرتد اور منافقین عرصہ دنیا پر حشرات الارض کی طرح پھیل جائیں تو ان کو خاک میں ملانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی چشم غضب کی صرف ایک شعاع ہی کافی ہے۔ وہ خود اپنے لافانی ہاتھوں سے اس منور تابناک روشنی کی حفاظت کرے گا۔ کیونکہ یہی تو وہ روشنی ہے جو اس نے خود اپنے نور سے پیدا کی ہے۔ اور آج اس تیرہ و تاریک دور میں صرف یہی تو وہ چراغ ہے جو تن تنہا اس کے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے پر روشنی پھیلا رہا ہے۔ اور جس کی ضیاء پر نور سے ہزاروں بھولے بھٹکے مسلمان اور گم کردہ راہ قریں سیدھی راہ پر آرہی ہیں۔ اب بھلا کسے شک ہوسکتا ہے۔ کون شبہ کرسکتا ہے کہ اس چراغ پر ہاتھ ڈالنے والے قدرت کے مضبوط ہاتھوں سے پنجہ لڑانے کے مصداق نہیں ہیں۔ ظاہر ہے کہ وہ بازو پھر ایسے شل ہوں گے کہ وہ اور ان کے ساتھی صدیوں کے لئے اپاہج ہو جائیں گے۔ اور منارۃ المسیح سے یہ روشن چراغ یونہی نسلاً بعد نسلاً روشنی بکھیرتا رہے۔ اور خدا کے نیک سرشت بندے اس سے کسب نور کرتے رہیں گے۔

کہتے ہیں کہ حرص و آز انسان کو اندھا کر دیتے ہیں۔ اور بغض و حسد سے عقل ماری جاتی ہے۔ اور جب انسان اندھا ہو جائے۔ اور اس کی عقل بھی ماری جائے تو ظاہر ہے کہ جو حرکت بھی وہ کرے گا مجنونانہ ہوگی۔ اب خواہ ان کے نام عبدالوہاب عمر ہوں یا اللہ رکھا یا اور کچھ، ان لوگوں کے دوسرے متعدد ساتھی۔ اللہ تعالیٰ کی ایک جنبش ہی ان کو نہ صرف معبود دنیا بلکہ دین کی لامحدود وسعتوں سے بھی گم کر دے گی۔ یہ ناکام و آوارہ روحیں یوں ہی بھٹکتی رہیں گی۔ رہتی دنیا تک یہ روحیں یوں ہی ہواؤں میں زہر پھیلاتی رہیں گی۔ یونہی صداقت کے راستے پر پتھر پھینکتی رہیں گی۔ یہ سب تو ابتدائے آفرینش سے یونہی ہوتا چلا آیا ہے۔ لیکن واضح باد کہ اس کے زہر سے وہ آخر بری موت مریں گے جن کی فطرت کی کزوری اور سرشت کی گندگی انہیں مسموم فضاؤں میں گھیرے گی۔ اور وہی لوگ ان کے بکھرے ہوئے پتھروں سے ٹھوکر کھا کر منہ کے بل گریں گے۔ جن کی چشم بینا سے دیکھنے کی قوت سلب ہوگئی ہو۔ ورنہ جن کے ایمان مضبوط اور جن کی آنکھیں روشن ہوں گی وہ تو دور سے ان مسموم فضاؤں اور بکھرے ہوئے پتھروں سے اپنے قدم بچا لیں گے۔ خدا تعالیٰ ہی ہر بندۂ مومن کا نگہبان رہے ورنہ دنیا کی حرص و آز اور فطرت کے ذلیل تقاضوں سے مجبور ہو کر بہت سے بدنصیبوں نے اپنی روح کو شیطان کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے۔ اور شیطان تو ہر وقت ایسی روحیں خریدنے کے لئے بے تاب و کوشاں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر مومن کو اس زندان لعنت اور قعر مذلت سے بچائے اور ہم سب کا خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین۔

تا فلک گردندہ باشی شاہ ما پائندہ باد
آفتاب دولتش بر بندگان تابندہ باد

---

## قاضی کا تقرر

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار احمدیہ حیدرآباد دکن کیلئے نواب اکبر یار جنگ صاحب کی جگہ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل یادگیری کو قاضی مقرر فرمایا ہے۔ (ناظر صاحب امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

# مصلح دوراں کی صداقت چند قرآنی حقائق کی روشنی میں

## خداترس اور منصف مزاج طالبانِ حق سے اپیل

از مکرم حکیم عبداللطیف صاحب شاہد منشی فاضل ادیب فاضل نزیل قادیان

(۱)

جماعت احمدیہ کا ہر فرد تلیج قلب اور صدق دل سے اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد صرف دینِ اسلام کا احیاء ہے۔ اور آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت کا جو آخَرِیْنَ مِنْهُمْ میں مقدر تھی مظہر و مصداق اور بروز کامل بن کر دنیا میں تشریف لائے ہیں۔

یہ تو ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اولیٰ ایک جلالی بعثت تھی۔ اور آپ اولین یا اُمیّین میں جلالی نبی بن کر ایک کامل شریعت یعنی اسلام کو لے کر مبعوث ہوئے اور اس شریعت اسلامیہ کے تکمیل پذیر ہونے پر دنیا سے رخصت ہوئے اور آپکا مبارک نام محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو ایک جلالی نام ہے اس کی رو سے جن مخالفین نے آپ کا مقابلہ کیا ان کے شر کو آپ نے اپنے جلال اور رُعب اور طاقت اور قوت اور شوکت سے رفع دفع فرمایا۔ لیکن سورہ جمعہ کی آیت وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ کی رو سے آپ کی ایک جمالی بعثت آپ کے ایک دوسرے نام احمدؐ کے ساتھ آخرین میں بھی مقدر تھی۔ اور اس بعثت میں یہ بھی مقدر تھا کہ آپ کے لائے ہوئے دین کی اشاعت و تبلیغ کی تکمیل کی جائے اور کیونکہ کوئی نبی یا رسول ایک بار دنیا سے جا کر بنفس نفیس واپس نہیں آسکتا ہے اسلئے آپ کی اس دوسری بعثت کے ظہور و بروز کے لئے آپ کے ایک فنافی الرسول غلام کو انتخاب کیا گیا جس کا نام بھی اللہ تعالیٰ کی خاص منشاء کے ماتحت "غلام احمدؐ" رکھا گیا۔

اب ظاہر ہے کہ جیسے شاخ اپنی اصل سے جدا نہیں ہوتی یا جیسے چاند کی روشنی سورج سے الگ نہیں ہو سکتی آپ کا یہ غلام جو "چودھویں کا چاند" ہے آپ سے کسی رنگ میں بھی علیحدہ نہیں اس نے جو روحانی فیض پایا ہے حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پایا۔ جو مقام اور مرتبہ حاصل کیا حضور کی پیروی اور اطاعت کامل اور آپ کی محبت و عشق میں فنا ہو کر حاصل کیا۔ اسی لئے غلام نے فرمایا
مَنْ فَرَّقَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْمُصْطَفٰى فَمَا عَرَفَنِيْ وَمَا رَاٰى نیز فرمایا:-

من کہ اندر عشقِ او گشتم نہاں
من ہمانم من ہمانم من ہماں

نیز فرمایا:-

غلام احمدؐم ہر جا کہ باشم
مرا جز آستانش ہیچ جا نیست

کیونکہ آپ (حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام) حضور اقدس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کے خادم اور آپ کی لائی ہوئی کتاب کے مبلغ اعظم اور آپ کے وجود باجود کے عکس روحانی اور آپ کی بعثت ثانیہ کے مظہر کامل اور مصداق صحیح اور بروز اتم ہیں اس لئے اگر کوئی طالب حق آپ کے دعویٰ کی صداقت کو پرکھنا چاہے تو اس کو ان ہی دلائل اور براہین اور معیاروں سے صداقت پرکھنا حق الیقین تک پہنچانے کے لئے زیادہ یقینی ہوگا۔ جو قرآن کریم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو پرکھنے اور آپ کی حقانیت کو جانچنے کے لئے خود اللہ تعالےٰ نے بیان فرمائے ہیں۔ اور کوئی سنگدل متعصب انسان اس صحیح راستہ اور صراطِ مستقیم اور نہج قویم کو اختیار نہیں کرتا۔ تو اگر وہ ساری عمر وادی ضلالت میں ٹامک ٹوئیے کھاتا رہے تو اس پر کوئی افسوس نہ کرنا چاہیئے۔ نہ تو اللہ تعالےٰ کے کلام سے بڑھ کر کوئی کلام ہو سکتا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کے اپنے کلام میں پیش کردہ دلائل اور معیاروں سے بڑھ کر کوئی دلیل اور معیار پیش کیا جا سکتا ہے وَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالُ

اب خاکسار قرآن کریم سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت دعویٰ کو پرکھنے کی ایک نہایت صاف۔ سادہ اور واضح مرکب دلیل پیش کرتا ہے۔ اور تمام طالبانِ حق سے اس پر غور کر کے اسے قبول کر لینے کی استدعا کرتا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے سورہ شوریٰ پارہ ۲۵ رکوع ۲ میں ارشاد فرماتے ہیں:-

وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ

"اور جو لوگ اللہ تعالےٰ کے بارہ میں پھر بھی جھگڑتے چلے جاتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ اسے (یعنی اللہ تعالےٰ کو) اور اس کے رسول اور اس کی کلام اور اس کی ہر بات کو قبول کر لیا گیا ہے۔ ایسے لوگوں کا جھگڑنا اور حجت بازی کرنا سب جھوٹ ہے ان سب کے نزدیک اور اُن پر (اس ناحق کی حجت بازی کی سزا کے طور پر) اللہ تعالےٰ کا غضب نازل ہوگا۔ اور سخت عذاب میں وہ مبتلا کئے جاویں گے"۔ یہ آیت شریفہ نہایت واضح طور پر منکرین اسلام کو ملزم کر رہی ہے۔ کہ جب اللہ تعالےٰ کے کلام اور اس کے رسول کو ایک جم غفیر نے قبول کر لیا اور اس کی مقبولیت دنیا میں پھیلتی ہی جا رہی ہے تو پھر تمہارا انکار پر اصرار کرتے چلے جانا خدا تعالےٰ کے غضب اور عذاب کو بھڑکانے کا ہی موجب ہوگا نہ کچھ اور۔ چنانچہ اس آیت میں بیان کردہ حقیقت کے ماتحت کفار اور منکرین پر عذاب نازل ہوا۔ اور کچھ عذابوں اور کچھ پے درپے شکستوں کے نتیجہ میں تہس نہس کر دیئے گئے۔

اس آیت کے علاوہ ہم ایک دوسری آیت پر بھی جب غور کرتے ہیں تو وہاں پر ہم کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی ایک اور واضح دلیل نظر آتی ہے۔ اور وہ خود حضور کے وجود باجود کے متعلق ہے اور وہ آیت لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ الخ الآیہ سورہ الحاقہ پ ۲۹ والی آیت ہے جس میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر یہ ہمارا رسول ہماری طرف سے نہ ہوتا۔ تو خود ہم ہی اس کی رگِ جان کو کاٹ دیتے تمہاری مخالفت کی ضرورت ہی نہ تھی۔ کیونکہ افتراء تو اس نے ہم پر کیا تھا تو سزا بھی اس صورت میں ہم کو ہی دینی چاہیئے تھی۔ اسی حقیقت کے پیش نظر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی صداقت کو پیش کیا ہے جیسا کہ فرماتے ہیں ؎

کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نے تمہارے مکر کی
مجھ کو خود برباد کرتا وہ جہاں کا شہریار

اب ایک تیسری آیت پیش کرتا ہوں جس میں اللہ تعالےٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صداقت کی دلیل بیان فرماتے ہیں۔

وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ الآیہ سورہ مومن پارہ ۲۴ رکوع ۴ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صادق اور منجانب اللہ ہونے کی صورت میں ان کی بعض پیشگوئیوں کا پورا ہو جانا بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام صداقت کی واضح دلیل ہے کیونکہ کاذب جو خدا کا دشمن ہوتا ہے۔ اسکی کوئی پیشگوئی بھی پوری نہیں ہو سکتی نیز کیونکہ کسی نبی یا رسول کے وقت اس کی ساری پیشگوئیاں اور اس کے ساتھ کئے گئے سارے وعدے پورے نہیں ہو جاتے اس لئے کچھ وعدے اور پیشگوئیاں اس کی وفات کے بعد بھی پوری ہوتی رہتی ہیں تاکہ بعد میں آنے والوں کے لئے اس کی صداقت معلوم کرنے کا سامان ہوتا رہے۔

اب میں ہر طالب حق سے جس کے دل میں خدا تعالےٰ کا ذرہ بھر بھی خوف ہے۔ اور وہ خدا تعالےٰ کے غضب کی بھسم کر دینے والی آگ سے ڈرتا ہے جو محض سنی سنائی باتوں پر متعصب نہیں بن جاتا۔ عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ غور کرے اُن تین آیات بینات کی رو سے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے دعوے کو پرکھے۔ پہلی آیت کی رو سے اس طرح کہ وہ خود تحقیق کرے کہ کیا حضرت مرزا صاحب کی وفات کے وقت ان کے ماننے والوں اور اُن کو نشان پر نشان دیکھ کر قبول کرنے والوں کی تعداد حضور پر نور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم (جو مرزا صاحب کے آقا اور مولیٰ ہیں) کے ماننے والے صحابہ کرام کے مطابق ہو گئی تھی یا نہیں یعنی ایک لاکھ چوبیس ہزار۔ اور جب اُسے یہ بات تحقیق کے بعد معلوم ہو جائے کہ حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ مسیحیت و مہدویت کو قبول کرنے والے مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ کے فرمان الہٰی کے ماتحت آپ کی وفات تک لاکھوں کی تعداد میں جا پہنچے تھے۔ اور اس وقت سے اب تک وہ بڑھتے اور ترقی کرتے ہی چلے جا رہے ہیں اور اب آپکے ماننے والے برّ صغیر ہندوستان سے نکل کر دوسرے بیسیوں ممالک میں بھی پھیل چکے ہیں۔ اور آپ کے سوا گذشتہ پچھتر سال میں جو چودہویں صدی سے گذر چکے کوئی دوسرا مدعی مسیحیت و مہدویت بھی پیدا نہیں ہوا۔ نیز وہ تمام نشانات جو مسیح محمدی اور مہدی موعود کے لئے مقرر کئے گئے تھے مثلاً رمضان شریف میں چاند گرہن اور سورج گرہن۔ دمدار ستارہ کا طلوع ہونا۔ طاعون کا پھیلنا نئی سواری کا نکلنا وغیرہ کل اکیس نشانات و علامات ایک ایک کر کے حضرت مرزا صاحب کے حق میں پورے ہو گئے تو کیا آپکی صداقت سورج کی طرح واضح نہیں ہو گئی۔

پھر میں خداترس طالب حق سے دوسری آیت کی رو سے پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ تعالیٰ نے دعویٰ الہام کے بعد حضرت مرزا صاحب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی مدت نبوت و رسالت جو ۲۳ سال بہ لحاظ قمری ہے۔ مہلت نہیں دی؟ اگر آپ خدانخواستہ اپنے دعوی میں صادق نہ ہوتے تو کیا ۲۳ سال سے زیادہ کی مہلت پا سکتے تھے نہیں ہرگز نہیں۔ پھر یہ مہلت جو اٹھائیس سال تک جا پہنچی ہے اللہ تعالیٰ نے آپکے ہزاروں لاکھوں مخالفین کی بددعاؤں اور

# ادائیگی زکوٰۃ کے متعلق احباب جماعت اور احمدی مستورات کی ذمہ داری

زکوٰۃ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ہے اور جس طرح نماز کا تارک اللہ تعالیٰ کے نزدیک مجرم ہے اسی طرح جس شخص پر زکوٰۃ واجب ہو چکی ہو اس کا ادا کرنے والا قابل مواخذہ ہے۔ بعض لوگ اپنی غلط فہمی و لاعلمی سے چندہ عام وحصہ آمد کو زکوٰۃ کا قائمقام تصور کرتے ہوئے اس کی ادائیگی سے کوتاہی برتتے ہیں۔ اسی طرح جماعت کے کئی دوست اور مستورات زکوٰۃ کو اپنے طور پر مقامی مستحقین میں خرچ کر دیتے ہیں۔ حالانکہ نہ تو کسی قسم کا کوئی چندہ زکوٰۃ کا قائمقام ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی بلا اجازت مرکز زکوٰۃ کی واجب رقم اپنے طور پر خرچ کی جانی مناسب ہے۔ زکوٰۃ کی جملہ رقوم کو جو مرکز میں بھجوانے کے متعلق ہوں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے :-

"ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے۔ وہ زکوٰۃ دے۔ اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے کوئی مانع نہیں ہے۔ وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ چاہیئے کہ ہر ایک زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے۔"

حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں جماعت کے تمام دوستوں اور بہنوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ ہر ایک اپنے ذمہ واجب الادا رقم زکوٰۃ کا جائزہ لے۔ اور جس پر زکوٰۃ فرض ہو چکی ہو وہ جلد از جلد تمام رقم مرکز میں بھجوا کر اپنے فرض سے سبکدوش ہو۔ اگر کسی جگہ مقامی مستحق پر زکوٰۃ کا کچھ حصہ خرچ کیا جانا ضروری ہو تو اس بارہ میں تفصیلی کوائف بھجوا کر نظارت بیت المال سے اس کی اجازت حاصل کی جانی ضروری ہے یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ احمدی مستورات اپنے زیورات پر ادائیگی زکوٰۃ میں عموماً سستی کرتی ہیں۔ اسلئے اعلان ہذا کے ذریعہ سے اُن کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے

(ناظر بیت المال قادیان)

---

# شکریہ اور دردمندانہ اپیل

## مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

قریباً تین ماہ قبل دفتر ہذا کی طرف سے بعض مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست کی گئی تھی کہ چونکہ ہر سال برسات کے ایام میں بعض علاقوں میں سیلاب سے شدید نقصان ہوتا ہے۔ اس لئے سیلاب زدہ علاقوں میں امدادی کام کے لئے رقم بھجوائی جائیں۔ چنانچہ مندرجہ ذیل مجالس نے اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے بہ تفصیل ذیل رقوم ارسال فرمائیں۔

۱۔ مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر ‎-/۴۰‎ ۲۔ مجلس خدام الاحمدیہ سکندر آباد ‎-/۲/۱۶‎
۳۔ مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ ‎-/۵۳‎ ۴۔ مجلس خدام الاحمدیہ کیرنگ ‎-/۸/۱۰‎

میزان ‎-/۱۲/۱۱۹‎

اللہ تعالیٰ ان مجالس کو جزائے خیر بخشے۔ دفتر ہذا ان کا شکریہ ادا کرتا ہے۔

گزشتہ دنوں بنگال میں جو سیلاب آیا۔ اس میں ہماری بنگالی جماعت کے تمام افراد کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ فصلیں تباہ ہو گئی ہیں اور مکانات گر گئے ہیں۔ اور اب لوگ سخت تکلیف میں ہیں۔ سردی کا موسم بھی آ رہا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ‎-/۲۰۰‎ اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے مذکورہ بالا فنڈ میں سے ‎-/۷۰‎ روپیہ کی امداد دی جا چکی ہے مگر تباہی کے مقابلہ میں یہ امداد بہت کم ہے۔

لہذا تمام مجالس کو تحریک کی جاتی ہے کہ وہ حسب توفیق اس کار خیر میں حصہ لے کر سیلاب فنڈ میں زیادہ سے زیادہ رقوم بھجوائیں تاکہ ان مصیبت زدگان کی امداد کی جا سکے

نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

---

درخواست دعا۔ خاکسار کی اہلیہ عرصہ تین ماہ سے علیل ہے۔ احباب جماعت کی دعاؤں سے بخار تو جاتا رہا ہے مگر کمزوری از حد زیادہ ہے۔ احباب سے مزید دعا کی درخواست ہے تا تبلیغ میں روکاوٹ نہ رہے

(خاکسار حکیم محمد سعید انچارج مبلغ سرینگر کشمیر)

---

# سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکتہ الآراء کتاب

## پیغام صلح

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آخری کتاب "پیغام صلح" کا ہندی ترجمہ نظارت ہذا نے بتعداد کثیر شائع کیا ہے۔ یہ کتاب بہت ہی بابرکت اور ملک کی موجودہ فضا میں تبلیغ کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر ہندو دوستوں بلکہ مسلمانوں اور سکھوں میں تقسیم کریں۔ اس کتاب میں شری کرشن جی مہاراج۔ گورو نانک صاحب وغیرہما کا بہترین الفاظ میں ذکر ہے۔ صفحات ۶۰ ہیں۔ تبلیغی اغراض کے لئے قیمت صرف تین آنہ رکھی گئی ہے۔ ایک سو کی تعداد منگوانے والوں کو صرف ‎-/۱۵‎ روپیہ فی سینکڑہ کے حساب سے کتاب مہیا کی جائے گی۔ غیر مسلم اور غیر احمدی حضرات کے پتہ جات بھجوانے پر ان کی خدمت میں مفت بھجوائی جائینگی۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

---

# منظوری عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ہند

### جماعت احمدیہ بمبئی

۱۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ مسٹر عبید اللہ صاحب بی۔ اے۔ معرفت الحق، ۷ اکلبیک روڈ بمبئی ۸۔

### جماعت دور موٹ

۱۔ صدر۔ عبدالغنی صاحب۔ بمقام دور موٹ۔ ڈاکخانہ بن کیاسی ضلع بردوان

۲۔ سیکرٹری مال۔ عبدالودود صاحب " "

۳۔ " تعلیم و تبلیغ۔ حاتم ملا صاحب " "

منظوری مشروط برائے چھ ماہ

### جماعت احمدیہ کرنول

۱۔ صدر۔ اکبر حسین صاحب۔ کلور دروازہ کرنول ٹاؤن۔

۲۔ سیکرٹری مال۔ سید محمود علی صاحب۔ چھاپا مارک بیڑی کارخانہ کرنول

۳۔ امام الصلوٰۃ۔ عبدالواسع صاحب " " مشروط منظوری برائے چھ ماہ۔ بوجہ بقایا دار۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

---

# اعلان

"مکرم منشی محمد سلطان صاحب بھیروی کاتب گزشتہ ماہ رمضان میں سر میں تکلیف کی وجہ سے قادیان سے اچانک غائب ہو گئے تھے۔ مگر ابھی تک ان کا کوئی پتہ نہیں لگا۔ اگر ان کے عزیز و اقارب کو یا کسی اور دوست کو ان کا علم ہو تو نظارت ہذا یا دفتر حفاظت مرکز ربوہ کو ان کے پتے سے مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

---

# اعلانات نکاح و درخواست دعا

(۱) مکرم کے عبد اللہ صاحب کی صاحبزادی عائشہ بی کا نکاح مکرم وی پی محمد صاحب کے ساتھ مبلغ اڑھائی صد روپیہ مہر پر جناب مولوی عبد اللہ صاحب فاضل رئیس التبلیغ مالابار نے ماہ ستمبر کی ۱۶/۱۷ کی درمیانی رات کو پڑھایا۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے موجب برکت بنائے۔

(۲) سی۔ ایچ عبد الرحمٰن صاحب کی صاحبزادی امتہ اللہ بی کا نکاح ای۔ سی عبدالعزیز صاحب ماسٹر کے ساتھ اڑھائی صد روپیہ مہر پر ۲۳/۲۲ اکتوبر کی شب کو کے عبد اللہ صاحب نے پڑھایا۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نکاح فریقین کو مبارک کرے آمین

**ولادت** ایم۔ پی مصطفیٰ صاحب کے ہاں اللہ تعالیٰ نے ۲۰/۲۱ کی شب کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ لڑکی کی ماں میری بچی ہے۔ اللہ تعالیٰ زچہ اور بچی کو کامل صحت اور لمبی عمر عطا فرمادے۔ خاکسار کے عبد اللہ مدرس مدرسہ احمدیہ کوڈالی۔

# تیسری عالمگیر جنگ کے آثار

## برطانیہ، فرانس اور اسرائیل کا مصر پر حملہ

یعنی مصر پر برطانیہ اور فرانس کے اچانک حملہ نے تیسری عالمگیر جنگ کے آثار پیدا کر دیئے ہیں اور دنیا کا امن سخت خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ اگرچہ بظاہر اسرائیل کی طرف سے مصر پر حملہ کی ابتدا ہوئی۔ لیکن یہ سب کارروائی انہیں بڑی طاقتوں کے اشارہ سے عمل میں لائی گئی۔ مغربی تہذیب کے علمبردار پُر امن گفت و شنید سے معاملات نپٹانے کے مدعی آج اپنے عمل سے جس کی لاٹھی اُس کی بھینس کا نمونہ پیش کر رہے ہیں۔

### حالیہ جنگ کا پس منظر

اسی ماہ جولائی کی بات ہے کہ مصر نے اپنے ہاں آسوان بند تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا۔ جس میں ایک خطیر رقم کی امداد دینے کا وعدہ امریکہ نے بھی کیا۔ مگر باوجود وعدہ کے یکایک امریکہ نے اپنی پیشکش واپس لے لینے کا اعلان کیا۔ اس پر حکومت مصر نے مورخہ ۲۶ر جولائی کو نہر سویز کو قومیانے کا اعلان کر دیا اور کہا کہ اسے اس نہر سے جو آمدنی ہوگی وہ اس سے آسوان بند تعمیر کرے گا۔

پس نہر سویز کو قومیانا برطانیہ اور فرانس کے جگر میں تیر بن کر پار ہو گیا دونوں ممالک نے نہ صرف فوجی کارروائی کی دھمکیاں ہی دیں بلکہ کھلا بیڑہ روم میں بھاری تعداد میں بحری بیڑے اور دوسری فوجیں نقل و حرکت کرنے لگیں۔ اور ساتھ ہی دینہ پر انٹرنیشنل کنٹرول کی تجاویز کی جانے لگیں۔ لندن میں کانفرنس بلائی گئی۔ مگر یہ سب تجاویز صریح طور پر مصر کے اندرونی معاملات میں دخل تھا جسے مصر نے منظور نہ کیا۔ اگرچہ اس نے اس عالمی آبی شاہراہ سے تمام ملکوں کے جہازوں کی آزادانہ نقل و حرکت وغیرہ کی مکمل سہولیات کا یقین دلایا۔ مگر استعماری طاقتوں کو ان سہولیات سے اس قدر سروکار نہ تھا جس قدر کہ وہ مشرق وسطیٰ میں اپنے اقتدار کو برقرار رکھنے کی خواہش مند تھیں۔ چنانچہ اس غرض کو حاصل کرنے کے لئے انہوں نے اسرائیل کو استعمال کیا۔

### مصر پر حملہ

چنانچہ اسرائیل نے ۲۹ر اکتوبر کو مصر پر حملہ کر دیا اور ۳۰ر اکتوبر کو اسرائیلی فوجیں صحرائے سینائی کی میں پیشقدمی کرتی ہوئی نہر سویز سے ۱۸ میل دور رہ گئیں۔ اسی روز شام کو وزیر اعظم برطانیہ مسٹر ایڈن نے برطانیہ اور فرانس کی طرف مصر اور اسرائیل کو بارہ گھنٹے کا الٹی میٹم دیتے ہوئے دونوں کو سویز سے دس دس میل دور تک اپنی فوجیں ہٹا لینے کی وارننگ دی اور کہا کہ اگر اس میعاد کے ختم ہونے تک اس پر عملدر آمد نہ ہوا تو برطانوی اور فرانسیسی فوجیں مداخلت کریں گی اور ساتھ ہی دونوں نے مصر سے یہ مطالبہ کیا کہ اسماعیلیہ پورٹ سعید اور سویز میں برطانوی اور فرانسیسی فوجوں کو عارضی طور پر پہنچنے کی اجازت دی جائے۔ ظاہر ہے اسرائیل کے لئے اس الٹی میٹم کو مان لینے پر کیا اعتراض تھا کیونکہ اس کی فوجیں کسی جگہ بھی سویز سے اس قدر فاصلہ پر نہ تھیں۔ مگر مصر کو اسرائیلی حملہ کے دفاع کے لئے نہر سویز کے علاقہ سے گزرنا لازمی تھا۔

یہی وجہ ہے کہ مصر نے اسے نامنظور کر دیا۔ بس کیا تھا انگریزی اور فرانسیسی فوجوں نے اعلان کے بغیر جنگ شروع کر دی۔

### مصر پر بمباری

مصر کے ہوائی میدانوں اور دوسرے فوجی مقامات پر بمباری ہونے لگی حتیٰ کہ ساجد تعلیمیہ اداروں پر بھی بم برسائے گئے۔ قاہرہ ریڈیو بھی بے کار کر دیا گیا۔ بھاری بمباری کے بعد چھاتہ فوجیں پورٹ سعید وغیرہ مقامات پر اتاری شروع ہوئیں۔ اگرچہ ان سب حملوں کا مقابلہ مصر نے نہایت جوانمردی سے کیا۔ متعدد برطانوی ہوائی جہازوں کو مار گرایا۔ اور چند بحری جہاز ڈبو دیئے گئے۔ لیکن کہاں مصر اور کہاں برطانیہ اور فرانس کی بے پناہ طاقت! بیچارے مصر کو شدید نقصان سے دوچار ہونا پڑا۔

### ساری دنیا کی مصر سے ہمدردی

اس واضح ظلم اور استعماری طاقتوں کے اندھا پن پر تمام دنیا کی ہمدردی مصر کے ساتھ رہی۔ تمام اسلامی ممالک نے مصر کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا۔ بھارت کی طرف سے مصر پر ہو رہے ظلم و ستم کو جلد بند کرنے کی پوری کوشش کی گئی تاہم دنیا نے چند ہی روز میں مغربی قوموں کے امن پسندی کے نعروں کا اس طور پر عملی تجزیہ کر لیا بلکہ اتحادی کونسل کے فیصلہ کو بھی بردہ حقہ اور ٹھوکر ٹھکرا دیا۔

---

# سردار پرتاپ سنگھ کیرون وزیر پنجاب کی طرف سے شکریہ

مندرجہ ذیل چٹھی جناب سردار پرتاپ سنگھ کیرون وزیر اعلےٰ پنجاب کی طرف سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان کے نام موصول ہوئی۔

میرے پیارے مرزا صاحب

متحدہ پنجاب میں میرے کانگرس اسمبلی پارٹی کے لیڈر منتخب ہونے پر جن نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ سب کچھ دوستوں اور آپ جیسے ہمدردوں کی کوششوں سے ہوا ہے۔ اس سے میرے کندھوں پر ایک بھاری ذمہ داری رکھی گئی ہے۔ اس موقعہ پر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اپنے فرائض کو خلوص کے ساتھ ادا کرنے کی پوری کروں گا۔ اور آپ کے تعاون کا امیدوار ہوں۔

آپکا مخلص پرتاپ سنگھ کیرون

---

# مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

بدر کے گذشتہ شمارہ میں خدام الاحمدیہ کا نیا عہد شائع کیا جا چکا ہے۔ جملہ قائدین اور زعمائے مجالس سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ تمام خدام کو یہ نیا عہد زبانی یاد کرائیں اور آئندہ وقار عمل اور اجلاسات کے موقعہ پر یہی عہد دہرایا جایا کرے عہد دوبارہ درج کیا جا رہا ہے:-

" اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ دینی قومی اور ملی مفاد کی خاطر میں اپنی جان مال وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہوں گا۔ اسی طرح خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہوں گا۔ اور خلیفۂ وقت جو بھی معروف فیصلہ کریں گے اس کی پابندی کرنی ضروری سمجھوں گا۔"

نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

---

# جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے بنگال کی سیلاب زدہ جماعتوں کی امداد

بنگال کی جن جماعتوں کو حالیہ سیلابوں سے شدید نقصان اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس کے پیش نظر جماعت احمدیہ کلکتہ نے مقامی طور پر مبلغ -/۲۰۰ روپیہ چندہ جمع کر کے ان جماعتوں کو بھجوانے کا انتظام کیا ہے۔ اس کی اطلاع مکرم امیر صاحب جماعت کلکتہ نے بھجوائی ہے۔ اللہ تعالےٰ جملہ چندہ دہندگان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

---